جہنم کے خطرات

مصنف: حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

ناشر

مکتبہ حاجی نیاز احمد

ناشران تاجران کتب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہنم کیا ہے ؟

اللہ تعالیٰ (عزّ وجل) نے کافروں، مشرکوں، منافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہگاروں کو عذاب اور سزا دینے کیلئے آخرت میں جوایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کررکھا ہے۔ اس کا نام **جہنم** ہے اور اسی کو اُردو میں **دوزخ** بھی کہتے ہیں۔

جہنم کہاں ہے ؟

ایک قول یہ ہے کہ دوزخ ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ (حاشیہ شرح عقائد، ص ۸۰ بحوالہ شرح مقاصد)

جہنم کے طبقات ؟

قرآن مجید کی آیت

لها سبعة ابواب ط لكل باب منهم جزء مقسوم (الحجر:۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

(۱) جہنم (۲) لظی (۳) حطمہ (٤) سعیر (٥) سقر (٦) جحیم (۷) ہاویہ۔

پوری آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کیلئے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔ (تفسیر صاوی، ج ۲ ص ۲۵۰)

جہنم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام مالک (علیہ السلام) ہے۔ یہ ایک فرشتے ہے۔ ان ہی کے زیر اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ان عذابوں کی قسموں اوران کی کیفیتوں کو خداوندعلام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔جہنم میں دی جانے والی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدیث میں تذکرہ آیا ہے۔ان میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائیگا۔جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہوجائینگے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا اور پھران کو آگ میں جلایا جائے گا۔یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔جہنم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سرخ ہوگئی پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہوگئی پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہوگئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے۔ (مشکوٰۃ،ج۲ص۵۰۳بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے اُنہتر (69) درجے زیادہ گرم ہے۔ (ایضاً)

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنم میں آگ کا پہاڑ ہے جس کی بلندی ستر برس کا راستہ ہے۔اس پہاڑ کا نام صعود ہے دوزخیوں کو اس کے اوپر چڑھایا جائے گا تو ستر برس میں وہ اس کی بلندی پر پہنچیں گے پھراُن کو اوپر سے گرایا جائے گا تو ستر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مشکوٰۃ،ج۲ص۵۶۳بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر ایسے مسخ ہوجائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اوراسی طرح نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔ (ایضاً)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اوپر سے بہت کم چوڑا ہے اس میں زِنا کار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منہ تک اوپر آجائیں گے پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنور کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔ (بخاری،ج۱ص۱۵۸)

خونیں دریا کا عذاب

کچھ دوزخیوں کو خون کے دریا میں ڈال دیا جائیگا تو وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئینگے تو ایک فرشتہ ایک پتھر کی چٹان ان کے منہ پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائینگے۔بار بار یہی عذاب ان کو دیا جاتا رہے گا یہ سود خوروں کا گروہ ہوگا۔ (بخاری ص۱۸۵)

گلپھڑے چیرنے کا عذاب

لوگوں کو جہنم میں اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ ان کو لٹا کر ایک سنسی ان کے منہ میں ڈالے گا اور ایک گلپھڑے کو اس قدر پھاڑ دے گا کہ اس کا شگاف اس کے سر کے پچھلے حصہ تک پہنچ جائے گا پھر اسی طرح دوسرے گلپھڑے کو پھاڑ دے گا۔ جب تک پہلا گلپھڑا دُرست ہو جائے گا۔ پھر اس کو پھاڑ دے گا اسی طرح گلپھڑے درست ہوتے رہیں گے اور وہ فرشتہ ان کو سنسی کی پکڑ سے چیرتا اور پھاڑتا رہے گا یہ جھوٹ بولنے والوں کا گروہ ہوگا۔ (بخاری، ص ۱۵۸)

پتھراؤ کا عذاب

کچھ جہنمیوں کو اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ ان کو لٹا کر ان کے سروں پر ایک پتھر اس زور سے مارے گا کہ ان کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اس پتھر کو اُٹھا کر لائے گا اس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہوگا پھر وہ پتھر مارے گا تو اس کا سر کچل جائے گا اور پتھر پھر لڑھک کر دور چلا جائے گا پھر فرشتہ پتھر اُٹھا کر لائے گا اور پھر وہ پتھر مار کر اس کا سر کچل دے گا اسی طرح لگاتار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (بخاری، ج ا ص ۱۸۵)

منہ نوچنے کا عذاب

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو (جہنم میں) تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ یہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۹ بحوالہ ابوداؤد)

سانپ بچھو کا عذاب

حدیث شریف میں ہے کہ بختی اونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہونگے جو جہنمیوں کو ڈستے ہونگے۔ وہ ایسے زہریلے ہونگے کہ اگر وہ ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک ان کے زہر کا درد نہیں جائے گا اور لگام لگائے ہوئے خچروں کے برابر بڑے بڑے بچھو دوزخیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک مرتبہ ان کے ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی۔

(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ احمد)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائیگا جو نہایت ہی زہریلے ہونگے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے۔ (القرآن)

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا۔ جو ان کے حلق میں پھنس جائے گا اور ان کا دَم گھٹنے لگے گا تو پانی مانگیں گے اس وقت ان کے سامنے اتنا گرم پانی پیش کیا جائیگا جس کی گرمی کا یہ عالم ہوگا کہ برتن منہ کے سامنے لاتے ہی چہرے کی پوری کھال جل بھن کر اور پگھل کر برتن میں گر جائے گی اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا تو پیٹ کے اندر تمام اعضاء آنتوں وغیرہ کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے پیروں میں گرادے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ ترمذی)

قرآن مجید میں ہے کہ زقوم کا (تھوہڑ) درخت جہنمیوں کو کھلایا جائیگا اور حدیث میں ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور بدبودار بنا کر خراب کر دے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہوگا پینا پڑے گا جو منہ کے قریب لاتے ہی چہرے کی پوری کھال کو پگھلا کر گرادے گا اور یہی گرم پانی ان کے سروں میں ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے قدموں میں گرادے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

اسی طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پنچھا بھی پلایا جائے گا جس کو غساق کہتے ہیں اس کی بدبو کا یہ حال ہوگا کہ اگر ایک ڈول دنیا میں گرادیا جائے تو تمام دنیا بدبو سے بھر جائے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا اور جس طرح جنت کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ اسی طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے بے مثل و بے مثال عذابوں کی بھر مار ہوگی کہ دنیا میں اس کی مثال تو کہاں کوئی ان کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ اوپر جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ سمجھانے کیلئے چند مثالیں لکھ دی ہیں ورنہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ جہنم کے عذابوں کا ہزارہواں حصہ بھی نہیں۔ بس اس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالیٰ (عزوجل) ہی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ (عزوجل) ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رکھے جو جہنم کے عذابوں میں لے جانے والے ہیں۔

اب ہم ان چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن وحدیث میں جہنم کی وعیدیں آئی ہیں ان اعمال کو غور سے پڑھئے اور ان کاموں سے بچتے رہئے تاکہ جہنم کے عذابوں سے نجات مل جائے۔

جہنّم میں لے جانے والے اعمال

(۱) شرک

'شرک' اکبر الکبائر یعنی تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔اس کے بارے میں خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہٖ ویغفر ما دون ذٰلک من یشآء ج

ومن یشرک با للّٰہ فقد افتریٰ اثما عظیما (النساء۔رکوع ۷)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

ومن یشرک با للّٰہ فقد ضل ضلالا م بعیدا (النساء۔رکوع ۱۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ (عزّ وجل) کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اس گناہ کو کبھی نہ بخشے گا، باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کیلئے وہ چاہے گا بخش دے گا اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائے گا۔مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

لئن اشرکت لیحبطن عملک

ترجمہ کنزالایمان: اگر تو نے شرک کر لیا تو ضرور تیرا عمل برباد ہو جائے گا۔

حدیث...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ (عزّ وجل) کیلئے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اُسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کیلئے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟ شرک کسے کہتے ہیں؟ اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ تو اس بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب شرح عقائد میں تحریر فرمایا ہے کہ شرک کے معنی ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی اس عبارت میں فیصلہ کردیا ہے کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خدا عزّ وجل کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کون سی چیزیں شرک نہیں ہیں

(۱) انبیاء و اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا غوث کہنا (۲) بزرگوں سے مدد طلب کرنا (۳) بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا (٤) فاتحہ پڑھنا (۵) بزرگوں کو خدا (عزّ وجل) کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا (٦) بزرگوں کے سامنے مراقبہ کرنا (۷) بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا (۸) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو ہندوستان بھر میں سنّی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہرگز شرک نہیں کیونکہ کوئی مسلمان بھی انبیاء و اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الاوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے بلکہ تمام مسلمان ان بزرگوں کو اللہ (عزّ وجل) کا بندہ مان کر ان کی تعظیم کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی تعظیم سے خوش ہوجائے لہٰذا سنیوں کے یہ اعمال ہرگز شرک نہیں ہوسکتے ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابل عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو وہ کھلا ہوا شرک ہوگا اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کیلئے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں کو قبروں کے سجدے سے خود بھی بچنا چاہئے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہئے۔ خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو سجدہ کرنے سے روکیں اور خلاف شرع حرکت کرنے والے زائرین کو مزاروں اور خانقاہوں سے باہر کردیں ورنہ وہ بھی ان زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے اور قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہوکر عذابِ نار کے حقدار ٹھہریں گے مگر افسوس کہ سجادہ نشین و مجاورین حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اُجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ گنوار قبروں پر سر ٹپک ٹپک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں اور سجادہ نشین اور مجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی سنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سنیت سے متنفر ہوکر وہابی ہوجاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

(۲) کفر

شرک کی طرح کفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں ہوسکتا اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کیلئے جہنم کے عذاب کی وعید شدید آئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ

وللکٰفرین عذاب الیم

ترجمۂ کنزالایمان: اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

ومن یرتدد منکم عن دینہٖ فیمت وھو کافر فاولٰئك حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ واولٰئك اصحٰب النار ج ھم فیھا خٰلدون (البقرہ:۲۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

اور ایک آیت میں یہ فرمایا کہ

بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہٖ خطیئۃ فاولٰئك اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون (البقرہ۔رکوع ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اسکی خطا اسے گھیر لے وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ضرور جہنم میں جائے گا۔

کفر کیا ہے؟

دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یا اس سے ناراض ہونا یا اس کو حقیر سمجھنا یا اس کی توہین کرنا یہ سب کفر ہے مثلاً خدا (عزّ وجل) کی ذات وصفات سے انکار کرنا یا خدا کے رسولوں اور انبیاء علیہم السلام میں سے کسی رسول اور نبی کا انکار کرنا یا خدا (عزّ وجل) کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا یا قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی یا رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں جیسے بت کو سجدہ کرنا یا بت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا یا اشعارِ کفر یعنی کفار کی دینی علامتوں پر عمل کرنا مثلاً جیسے جنیو پہننا یا سر پر چٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ غرض ہر وہ عقیدہ و عمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو۔ اگر کوئی کفر سرزد ہو جائے تو فوراً ہی اس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ورنہ اگر کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ (نعوذ باللہ)

مسائل وفوائد...... جو مسلمان ہو کر کفر کرے اس کو شریعت میں **مُرتَد** کہتے ہیں اور دنیا میں مرتد کی یہ سزا ہے کہ اس کو تین دِن کی مہلت دی جائے گی اور ان تین دِنوں میں علمائے کرام اس کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو گیا تو خیر ورنہ تیسرے دن بادشاہِ اسلام اس کو قتل کرا دے گا۔

(۳) مسلمان کا قتل

مسلمان کا خون ناحق کرنا یہ بھی جہنم میں لے جانے والا گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہوجانا اللہ (عزوجل) کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۳۶)

قرآن مجید میں ہے کہ

ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزآءہ' جہنم خالدا فیہا
وغضب اللہ علیہ ولعنہ' واعدلہ عذابا عظیما (النساء:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ (عزوجل) نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کیلئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ط
ذٰلکم وصّٰکم بہٖ لعلکم تعقلون (الانعام:۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو یہ تمہیں حکم فرمایا کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

ولا تقتلوا انفسکم ط ان اللہ کان بکم رحیما (النساء:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

ولا تقتلوا اولادکم من املاق ط نحن نرزقکم وایاھم (الانعام:۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے۔

ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ

واذ الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت (التکویر:۸،۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے گا کس خطا پر ماری گئی۔

اب اس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رِقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دیگا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۰۰ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے خدا (عزوجل) کے حضور حاضر ہوگا اے میرے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کیا ہے یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ کر خدا (عزوجل) کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا لیکن جو شرک کی حالت میں مر گیا اور جس نے مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ان دونوں کو نہیں بخشے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد دیگا اگر چہ وہ ایک لفظ بول کر بھی مدد کرے تو وہ اس حال میں قیامت کے دن اللہ (عزوجل) کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا 'یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے'۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۰۲ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد...... خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی سخت گناہِ کبیرہ ہے۔ پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر ہوگا اور قاتل کافر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں جلتا رہے گا اور اگر صرف دنیاوی عداوت کی بناء پر مسلمان کو قتل کر دے اور اس قتل کو حلال نہ جانے جب بھی آخرت میں اس کی سزا یہ ہے کہ وہ مدت دراز تک جہنم میں رہے گا۔

دنیا میں مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں اور اگر وہ چاہیں تو ایک سو اونٹ یا اس کی قیمت قاتل سے بطور خون بہا کے لے لیں اور اگر چاہیں تو قاتل کو معاف کر دیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(٤) زنا کاری

یہ وہ جرم ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعل قبیح اور جرم وگناہ ہے اور اسلام میں یہ کبیرہ گناہ ہے اور دنیا وآخرت میں ہلاکت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین فعل ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ولا تقربوا الزنٰی انہ کان فاحشۃ ط وسآء سبیلا (بنی اسرائیل۔رکوع ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

اللہ اکبر! زِنا کرنا بہت ہی بری اور بڑی بات ہے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمہیں زِنا کاری کی طرف لے جائیں۔

چنانچہ ایک دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ط ذٰلك ازکٰی لھم ان اللہ خبیر م بما یصنعون o وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن (النور:ع ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ (عزّ وجل) کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

زِنا کاری کی مذمت وممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے ورنہ نہیں۔

حدیث نمبر ۲...... حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیات بینات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (۱) شرک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زنا نہ کرو (٤) اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کیساتھ (٥) کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کیلئے پیش نہ کرو (٦) جادو مت کرو (٧) سود مت کھاؤ (٨) کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تہمت نہ لگاؤ (٩) جہادِ کفار کے وقت میدانِ جنگ چھوڑ کر نہ بھاگو (١٠) اور خاص یہودیوں کیلئے یہ کہ سنیچر کے دن احترام کریں۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۷ بحوالہ ترمذی وابوداؤد وغیرہ)

حدیث نمبر ۳......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کیلئے کوئی شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ تو اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیگی۔ اس پر اس شخص نے کہا پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمادی کہ والذین لا یدعون مع اللّٰہ الٰھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق ولا یزنون یعنی جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ وہ لوگ زنا نہیں کرتے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶ بحوالہ بخاری ومسلم)

مسائل وفوائد......زنا بہت سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب اور دنیا میں زنا کاری کی یہ سزا ہے کہ زنا کار مرد وعورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہِ اسلام ان کو مجمع عام میں ایک سو دُرے لگوائے گا اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں عام مجمع کے سامنے سنگسار کرادے گا یعنی ان پر پتھر برسا کر ان کو جان سے مار ڈالے گا اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ کثر فیھم الموت یعنی زنا کار قوم میں بکثرت موتیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۴۵۹)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اخذوا بالسنۃ یعنی زنا کار قوم قحط میں مبتلا کردی جائے گی۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۱۳)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعل بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے معاشرے کو اس ہلاکت خیز بدکاری کی نحوست سے بچائیں۔ خداوند کریم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد وعورت کو اس بلاءِ عظیم سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۵) لواطت

یہ گندہ اور گھناؤنا کام زِنا کاری سے بڑھ کر شدید گناہِ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کو جنہوں نے سب سے پہلے یہ فعلِ بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار ان لوگوں کو بدترین مجرم قرار دیا اور قرآن مجید میں کہیں ان لوگوں کو مجرمین کہیں مسرفین کہیں فاسقین فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعل بد کی مذمت کا بیان فرمایا اور قرآن مجید کی بہت سی سورتوں میں جا بجا اس کا ذکر فرمایا کہ قومِ لوط پر ان کی اس بداعمالی کی سزا میں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر ان کی بستیوں کو اُلٹ پلٹ کر دیا اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا:

ولوطا اذ قال لقومهٖ اتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العٰلمين o

انكم لتاتون الرجال شهوة من دون النسآء بل انتم قوم مسرفون o (الاعراف۔رکوع۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تو تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم حد سے گزر گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وامطرنا عليهم مطرا فانظر كيف كان عاقبة المجرمين (الاعراف۔رکوع۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

ولوطا اٰتينٰه حكما وعلما ونجينٰه من القرية التى كانت تعمل الخبٰئث ط

انهم كانوا قوم سوء فاسقين (الانبیاء۔رکوع۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور انہیں اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ برے لوگ بے حکم تھے۔

حدیث نمبر۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی اُمت پر خوف ہے وہ قومِ لوط کا عمل ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۱۲)

حدیث نمبر۲...... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے۔ تم لوگ عورتوں سے انکے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۲۷۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مرد و عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۲۷۶ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل ومفعول دونوں کا قتل کردو۔ (ترمذی، ج۱ص۱۷۶)

حدیث نمبر۵...... حضرت عمر بن ابی عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ (ایضاً)

حدیث نمبر۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو لوطیہ کہلائیں گے اور تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک وہ جو صرف لڑکی کی صورتیں دیکھیں گے اوران سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مصافحہ اور معانقہ بھی کریں گے۔ تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کریں گے تو ان سبھوں پر اللہ (عزّ وجل) کی لعنت ہے مگر جو لوگ توبہ کرلیں اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرلے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔ (کنز العمال، ج۵ص۱۸۸ بحوالہ دیلمی)

حدیث نمبر۷...... حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے مرے گا تو اس کی قبر اس کو قوم لوط میں پہنچادے گی اوراس کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال، ج۵ص۱۸۸)

مسائل وفوائد...... دنیا میں بھی لوطی کی سزا بہت سخت ہے چنانچہ حضرت امام شافعی وحضرت امام مالک وحضرت امام حنبل رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کنوارا ہو یا شادی شدہ سنگسار کرکے مار ڈالا جائے گا۔ (ترمذی، ج۱ص۱۷۶)

لوطی کیلئے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اس کو اوندھا کر کے گرائیں اوراس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے یا توبہ کرلے، یا چند بار یہ فعل بد کیا ہو تو بادشاہِ اسلام اسے قتل کرڈالے۔ الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زِنا سے بھی بدتر ہے اسی لئے میں اس میں شرعی حد مقرر نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور یہ اتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی حاصل نہ ہوگی اوراس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے یہی مذہب جمہور ہے۔ (درمختار بحر وغیرہما بہار شریعت، ص۹۲)

(٦) چوری

چوری بھی گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔قرآن مجید اور حدیثوں میں اس حرام کام کی بکثرت مذمت وممانعت آئی ہے اور دنیا وآخرت میں اس کی بڑی سخت سزا مقرر فرمائی ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا:

والسارقة فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا نکا لا من اللہ ط اللہ عزیز حکیم (المائدہ۔ع٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ۔اللہ (عزّ وجل) غالب حکمت والا ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیات بینات کا بیان فرماتے ہوئے ارشادفرمایا ولا تسرقوا ای چوری مت کرو۔ (مشکوٰۃ،ج ا ص ١٧ بحوالہ ابوداؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ،ج ا ص ١٧ بحوالہ بخاری ومسلم)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اس گناہ کی نحوست سے اس کا نورِ ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نور ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔

مسائل وفوائد...... چور نے اگر دس دِرہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے تو اس کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ لیا جائے گا اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا تا کہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں ٹخنوں سے کاٹا جائیگا ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو وہ مال دِلا دیا جائیگا اور اگر چور کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان،ص١٦٥ بحوالہ تفسیر احمدی)

(۷) شراب

شراب کوحضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُم الخبائث یعنی تمام گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو حرام فرمایا ہے اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اس کی حرمت اور مخالفت کا ذکر آیا ہے۔قرآن مجید میں ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ○ انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ ج فھل انتم منتھون (المائدہ:۹۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا تا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

شراب کی برائی کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا تو انہوں نے کہا کہ میں تو صرف دوا ہی کیلئے شراب بناتا ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ (مشکوٰۃ،ج۲ص۳۱۷بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا پھر اگر دوبارہ شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر تیسری بار شراب پی لی تو پھر چالیس دِنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی لیکن اسکے بعد اس نے توبہ کرلی تو اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائیگا۔ (مشکوٰۃ،ج۲ص۳۱۷بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر ٤...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی تو جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی (اور شراب حرام ہوگئی) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ وہ ایک یتیم کی ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو بہادو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر ۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں نے چند یتیموں کیلئے شراب خریدی ہے جو میری پرورش میں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ شراب کو بہادو اور مشکوں کو توڑ ڈالو۔

حدیث نمبر ٦...... حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اس کو پی کر اپنے کاموں کی طاقت اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے؟ تو میں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے بچو تو میں نے کہا کہ ہمارے ہاں کے لوگ اس کو نہیں چھوڑ سکتے تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان لوگوں سے جہاد کرو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا ہے اور یہ فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ (ایضاً)

حدیث نمبر ۸...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہونگے: (۱) دائمی طور پر شراب پینے والا (۲) رشتہ داریوں کو کاٹنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (ایضاً بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مرگیا تو وہ دربارِ خداوندی میں قیامت کے روز اسی طرح آئے گا جیسے کہ ایک بت پرست۔ (ایضاً بحوالہ احمد وابن ماجہ)

حدیث نمبر ۸...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پی لوں یا اس ستون کی عبادت کرلوں (یعنی یہ دونوں کام حرام اور گناہ کے کام ہیں ان دونوں سے یکساں طور پر بچنا چاہئے)۔ (ایضاً بحوالہ نسائی)

حدیث نمبر ۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔

(۱) شراب نچوڑنے والے پر (۲) شراب نچڑوانے والے پر (۳) شراب پینے والے پر (٤) شراب اُٹھانے والے پر (٥) اس پر جس کی طرف شراب اُٹھا کر لے جائی گئی (٦) شراب پلانے والے پر (۷) شراب کی قیمت کھانے والے پر (۸) شراب بیچنے والے پر (۹) شراب خریدنے والے پر (۱۰) اس پر جس کیلئے شراب خریدی گئی ہو۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۳۴۳ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ)

مسائل وفوائد...... شراب اور تاڑی کا پینا اور اس کی تجارت اور اس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ملانا سب حرام ہے اور شراب و تاڑی ناپاک ہیں اگر یہ بدن اور کپڑے پر لگ جائے تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا اور اگر ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنویں کا کل پانی نکال کر کنویں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں تاڑی اور شراب پینے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کو اسّی کوڑے مارے جائیںگے اور آخرت میں ان لوگوں کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

(۸) جوا

جوا کھیلنا اور جوئے کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی حرام اور اس کا استعمال گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں انما الخمر والمیسر فرما کر اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا کو حرام فرما دیا ہے اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوا کھیلنے کی حرمت اور ممانعت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بزد (جوا کھیلنے کا آلہ) سے کھیلے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ، ص ۲۷۵)

حدیث نمبر ۲...... حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نردشیر (جوا کھیلنے کا سامان) سے جوا کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔ (ایضاً)

مسائل وفوائد...... جوا کھیلنا جرم و گناہ ہے اور اس کی حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے اور جوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا، بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جوا کھیلنے کے آلات کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا۔ اس زمانہ میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہے۔ اس کے ذریعے انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جوا کے ذریعہ کمائی جاتی ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہی ہے ہر مسلمان کو اس سے بچنا شرعاً لازم وضروری ہے۔

(۹) سُود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام فرمایا ہے اور یہ بہت سخت گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

واحل اللّٰہ البیع وحرم الربٰوا ط فمن جآءہ موعظۃ من ربہ فانتھیٰ فلہ ما سلف ط
وامرہ الی اللّٰہ ط ومن عاد فاولٰٓئک اصحٰب النار ج ھم فیھا خٰلدون ط
یمحق اللّٰہ الربوا ویربی الصدقٰت ط واللّٰہ لا یحب کل کفار اثیم (بقرہ:۲۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو حرام کیا سود، تو جسے اس کے ربّ کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جواب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہے گا اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنین ہ
فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللّٰہ و رسولہ ج (بقرہ:۲۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے لڑائی کا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس (بقرہ:۲۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنا دیا ہو۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی سود کی حرمت اور ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہلک کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ واکل الربوا یعنی سود کھانا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھلانے والے اور سود کو لکھنے والے اور سود کھانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۲۴۴ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میں مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سیر کرائی گئی کہ ان کے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے جن میں سانپ بھرے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آ رہے تھے تو میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

(مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۲۴۵ بحوالہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ٤...... حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سود کا ایک دِرہم جان بوجھ کر کھانا چھتیس مرتبہ زِنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ دارقطنی وغیرہ)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خور نہ ہو اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اسے پہنچے گا۔

(مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۲۴۵ بحوالہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ٦...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بیشک سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام مال کی کمی ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۲۴۵ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد...... سود کی حرمت قطعی و یقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا حلال جانے وہ کافر ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان، ص ٦٩)

(۱۰) جادو

جادو کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں سے شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرہ۔ع ۱۲۔آیت ۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

حدیث شریف میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیات بینات اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا لَا تَسْحَرُوْا یعنی جادو نہ کرو۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کے سینہ کو کچل کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ (کنزالعمال، ج ۲ ص ۴۲۶)

مسائل وفوائد...... اگر جادو کفر کی حد کو پہنچا ہو تو دنیا میں اس کی یہ سزا ہے کہ بادشاہ اسلام اس کو قتل کرا دے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ یعنی جادوگر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ (ترمذی، ج ۱ ص ۱۷۶)

اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذابِ عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ وامان میں جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۱۱) یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

ان الذین یاکلون اموال الیتٰمٰی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا ط وسیصلون سعیرا (النساء۔ع ا۔آیت ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

واٰتوا الیتٰمٰی اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب ج ولا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم ط انه کان حوبا کبیرا (النساء:۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور یتیموں کو ان کے مال دو اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے والے ہیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ واکل مال الیتیم یعنی یتیم کا مال کھا ڈالنا وہ گناہِ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈال دینے والا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہو۔

(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۳ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد...... یتیم کے مال کو ناحق کھانا یا اس کے کسی مال یا سامان یا اس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لینا یا اس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذا اور تکلیف دینا یا برا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کی باتیں ہیں جن کی سزا آخرت میں جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔

(۱۲) جہاد سے بھاگ جانا

کفار سے جہاد کے وقت میدانِ جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہِ کبیرہ ہے جس کی آخرت میں سزا جہنم کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ج
ومن یولھم یؤمئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الیٰ فئۃ فقد بآء
بغضب من اللہ وماوہ جھنم و بئس المصیر (الانفال۔رکوع ۲۔آیت ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ والتولی یوم الزحف یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ وتولوا للفرار یوم الزحف یعنی کفار سے جہاد کے دن بھاگنے کیلئے پیٹھ نہ پھیرو۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد...... اگر کفار تعداد میں مسلمانوں کے دوگنا ہوں جب بھی مسلمانوں کو بھاگنا جائز نہیں ہاں اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے دوگنا سے بھی زائد ہو تو اس وقت مسلمان بھاگیں گے تو گناہ گار نہ ہوں گے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۱۳) زنا کی تہمت لگانا

کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے جس پر عذابِ جہنم کی وعید آئی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ان الذین یرمون المحصنٰت الغٰفلٰت المؤمنات

لعنوا فی الدنیا والأخرۃ ولھم عذاب عظیم (النور:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو

ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات یعنی پاکدامن انجان مسلمان عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ ولا تقذفوا محصنۃ یعنی پاک دامن مرد یا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۷بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل وفوائد...... اگر کسی نے کسی مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ پیش نہ کر سکا تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضی اسلام اَسّی دُرے لگوائے گا اور اس کو مردود الشہادۃ قرار دے دے گا۔ یہ دنیاوی سزا ہے آخرت میں اس کو جہنم کے عذابِ عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۱۴) ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام، سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہو کر ان کے ساتھ بہترین سلوک کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وبالوالدین احسانا ط اما یبلغن عندک الکبرا احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف او کلھما فلا تقل لھمآ اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمھما کما ربینی صغیرا (بنی اسرائیل:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے 'ہوں' نا کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم سے کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر اے میرے ربّ! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گناہِ کبیرہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وعقوق الوالدین یعنی ماں باپ کی نافرمانی وایذا رسانی بھی گناہِ کبیرہ ہے۔

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے' اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے ان الفاظ کو سن کر کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کس کی ناک مٹی میں مل جائے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ اس کے پاس اس کے والدین کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے نے پالیا پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اس کی ناک مٹی میں مل جائے (یعنی وہ ذلیل وخوار اور نامراد ہو جائے)۔

حدیث نمبر ۳...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا (عزّ وجل) کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور خدا (عزّ وجل) کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۱۹ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ٤...... حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والوں کو اس کے مرنے سے پہلے دنیا کی زندگی ہی میں جلدی سے سزا دے دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۲۱)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے اس کیلئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرمانبردار ہو تو اس کیلئے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ اس کیلئے کھلتا ہے۔ یہ سن کر ایک صحابی نے عرض کیا اگرچہ اس کے ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ اُس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو، اگرچہ اس کے ماں باپ نے اُس پر ظلم کیا ہو۔ (اس جملہ کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا) (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۱)

مسائل و فوائد...... والدین کی نافرمانی و ایذا رسانی کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ ملتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں اور آخرت میں تو عذاب جہنم کی سزا ان بدنصیبوں کیلئے مقرر ہی ہے۔

(۱۵) جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام وگناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

والذین لا یشھدون الزور لا و اذا مروا باللغو مروا کراما (الفرقان:۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حدیث میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وشھادۃ الزور یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ہم لوگوں کو ضرور بتادیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں:۔

(۱) خدا کے ساتھ شرک کرنا اور (۲) ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنا۔یہ فرماتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسند لگا کر لیٹے ہوئے تھے ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا (۳) الا وقول الزور یعنی خبردار اور جھوٹی بات پھر اسی لفظ کو اتنی دیر تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے دل میں کہا کہ کاش! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے۔ (بخاری، ج۱ص۳۶۲)

حدیث نمبر ۳...... حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہاں'۔ پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہاں'۔ پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'نہیں'۔

(مشکوٰۃ، ج۲ص۴۱۴ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ٤...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑلو کیونکہ سچ نیکوکاری کا راستہ بتاتا ہے اور نیکوکاری جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ (عزّ وجل) کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ (عزّ وجل) کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۱۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۵...... حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کیلئے خرابی ہے جو بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے خرابی ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ٦...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دُور چلا جاتا ہے اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۵...... حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھے سچا سمجھتا رہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔
(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد...... یوں تو ہر جھوٹ بات حرام وگناہ ہے مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں گرا دینے والا جرم عظیم ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں خصوصیت کیساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعید آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کا حق مارا جاتا ہے یا بلا قُصور کوئی مسلمان سزا پاجاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں شرعاً کتنے بڑے بڑے گناہ کے کام ہیں۔ لہٰذا بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(١٦) غیبت

غیبت بھی گناہِ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اِس بری عادت کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشادفرمایا کہ

ولا یغتب بعضکم بعضا ط ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ ط واتقوا اللہ ط ان اللہ تواب رحیم (الحجرات۔رکوع۲۔آیت۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو یہ تمہیں گوارنہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اِس کی ممانعت اور مذمت آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

حدیث نمبر ۱......حضرت ابوسعید و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زِنا سے زیادہ سخت گناہ ہے تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیبت زنا سے زیادہ سخت کیونکر اور کیسے ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی زِنا کرتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ نہ معاف کردے جس کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۱۵ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور یہ دونوں روزے دار تھے۔ پھر جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز پوری فرماچکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ دونوں پھر سے وُضو کر کے اپنی نمازوں کو لوٹاؤ اور روزہ پورا کرو لیکن کسی دوسرے دن اس کی قضا کرلو۔ ان دونوں آدمیوں نے پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں؟ اور روزہ کی قضا کریں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لئے کہ تم دونوں نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۲ص۴۱۵)

مطلب یہ ہے کہ غیبت کرنے سے تمہاری نمازوں اور روزے کا ثواب غارت یا کچھ کم ہوگیا ہے اس لئے ان کو دہرالو تاکہ پوراپورا ثواب مل جائے۔

غیبت کیا ہے؟

کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا، پیٹھ پیچھے اُس کو برا کہنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اپنے دینی بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے (یہی غیبت ہے) صحابہ نے کہا کہ یہ بتائیے اگر میرے (دینی) بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا کہنا بھی غیبت ہوگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جب تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ گے۔ (جو ایک دوسرا گناہِ کبیرہ ہے) (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان، ج۲ ص۴۱۲)

مسائل وفوائد...... غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے اور باوجود انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے مگر اس زمانے میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔ عوام بڑے بڑے علماء کرام اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس گناہ کی نحوست سے آلودہ نظر آتا ہے۔ علماء ومشائخ کی شاید ہی کو مجلس ہوگی جو اس گناہ کی ظلمت سے خالی ہو۔ پھر غضب یہ کہ لوگ اسطرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بلا اسقدر عام ہوچکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں مگر خوب سمجھ لو کہ غیبت خواہ علماء کی مجلس میں ہو یا عوام کے مجمع میں ہر جگہ اور ہر حال میں حرام وگناہ ہے اور گناہ کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا جب کبھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کرلینی چاہئے اور جس کی غیبت کی ہے جب بھی اس سے ملاقات ہو تو معاف کرالینا چاہئے اور قرآن وحدیث کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے کہ اسی میں مومن کی دینی اور دُنیوی فلاح ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۱۷) چُغلی

چغلی سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذابِ جہنم ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کے خلاف وشقاق اور جنگ وجدال کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

چغل خور کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لا یدخل الجنۃ قتات یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۱۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے کہ جس سے بچنا بہت زیادہ دُشوار رہا ہو۔ ان میں سے ایک کو تو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی، اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے پھر دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا اگاڑ دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ جب تک وہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائیگی۔ (بخاری، ج۱ص۳۴)

چغلی کسے کہتے ہیں؟

حدیث میں لفظ نمیمہ آیا ہے جس کا ترجمہ اُردو میں چغلی ہے۔ حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک نقصان پہنچانے اور فساد پھیلانے کیلئے لے جانا یہی 'چغلی' ہے۔

مسائل وفوائد...... چغلی کھانا بدترین اور بہت ذلیل عادت ہے اور یہ گناہِ کبیرہ ہے چغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا اس بری اور گناہ کی عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ قتل وخون ریزی کی نوبت آجاتی ہے اس لئے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۱۸) امانت میں خیانت

امانت میں خیانت بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوآ امانتکم وانتم تعلمون (انفال۔ع ۳۔آیت ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ اور رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ یامرکم ان تودوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا (النساء:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ (عزوجل) تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں کے سپرد کرو۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائینگی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے اگر ایک بات پائی گئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی یہاں تک کہ اس سے توبہ کرلے۔ (۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (٤) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

مسائل وفوائد...... واضح رہے کہ جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال وسامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اسی طرح باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے۔ مثلاً کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی اور آپ سے کہہ دیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہئے گا اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہوگئی۔ اسی طرح کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپرد کردیا مگر آپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا یا کم کیا تو آپ نے امانت میں خیانت کی۔ اسی طرح حاکم کے عہدے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نگرانی رکھے اور ان کی خبر گیری کرتا رہے اور عدل وانصاف قائم رکھے اور اگر اس نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ امانت میں خیانت ہوگئی۔ اسی طرح رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہہ دیا تو یہ بھی امانت میں خیانت ہوگی۔ غرض مزدور، کاریگر، ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی کو پورا کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔ یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام اور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی اور جہنم سے نجات پانے کیلئے انتہائی ضروری ہے۔

(۱۹) کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

واوفوا الکیل اذا کل تم وزنوا بالقسطاس المستقیم ط ذٰلك خیر و احسن تاویلا (بنی اسرائیل:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ناپ تول پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

دوسری آیت میں فرمایا کہ

ویل للمطففین الذین اذا کتالوا علی الناس یستوفون o واذا کالوھم او ورنوھم یخسرون ط

الا یظن اولئك انھم مبعوثون o لیوم عظیم o یوم یقوم الناس لرب العلمین o

ترجمۂ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ لیں پورا لیں

اور جب انہیں ناپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اُٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے

جس دن سب لوگ ربّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (المطففین:۲)

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

اوفوا الکیل ولا تکونوا من المخسرین وزنوا بالقسطاس المستقیم

ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین (الشعراء۔ع۱۲۔آیت۱۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ناپ تول پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو اور سیدھی ترازو سے تولو

اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

اسی طرح حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کم ناپ تول کی ممانعت اور مذمت بار بار فرمائی اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بیشک تم لوگ ایسے کام پر لگائے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ اُمتیں ہلاک ہو گئیں (ترمذی، ج ۱ ص ۱۴۶)

مطلب یہ کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے کچھ اُمتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی تو ان پر خدا کا عذاب آ گیا اور ان کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کر ڈالا لہٰذا تم لوگ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا ورنہ تمہارے لئے بھی عذابِ الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

حدیث نمبر ۲...... حضرت سُوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری لے کر تولتا تھا فرمایا کہ زن وارجح یعنی وزن کرو اور کچھ بڑھا کر تولو، کم نہ تولو۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۲۵۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

مسائل و فوائد...... خلاصہ یہ ہے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہیں ہونی چاہئے کہ یہ چوری اور بدترین خیانت اور دھوکا بازی ہے جو حرام و گناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا کام ہے لہٰذا ہر مسلمان کا اس سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ جہنم کے خطرات سے محفوظ رہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲۰) رِشوت

رِشوت لینا دینا اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن پاک میں رشوت کو 'سحت' یعنی حرام کا مال کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے اور ان کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی۔ (کنزالعمال، ج۵ص۴۹۲)

حدیث نمبر ۳...... امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حرام کے دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں۔ ایک رِشوت، دوسرے زانیہ کی کمائی۔ (کنزالعمال، ج۵ص۴۹۲)

الحاصل...... رشوت کا مال حرام اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دینے سے وہ حق مل جاتا ہو اور رشوت دینے کے بغیر وہ حق نہ ملتا ہو تو ایسی صورت میں دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲۱) مال حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کیلئے فرائض خداوندی یعنی نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے بعد رزقِ حلال طلب کرنا بھی فرض ہے اور مومن کیلئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مالِ حلال ہی استعمال کرے اور مالِ حرام سے بچتا رہے۔ چنانچہ خداوندِ کریم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم واشکرو اللّٰہ ان کنتم ایاہ تعبدون (البقرہ:۱۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ (عزّ وجل) کا احسان مانو اگر تم اُسی کو پوجتے ہو۔

اس بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے اور اس کی اہمیت کو سمجھئے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حرام ہے یا حلال۔ (بخاری، ج ا ص ۲۷۶)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا اگر اُس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر خرچ کرے گا تو اُس میں برکت نہ ہوگی اور اگر اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اُس کیلئے جہنم کا توشہ بن جائے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ امام احمد)

حدیث نمبر ۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام غذا سے بنا ہوگا اور ہر وہ گوشت جو حرام سے بنا ہو جہنم اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (ایضاً)

حدیث نمبر ۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا ایک غلام تھا وہ اپنی کمائی لا کر میرے باپ کو دیتا تھا اور آپ اس کی کمائی کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھالیا پھر اُس غلام نے خود ہی پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی جو آپ نے کھالی ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غلام سے دریافت فرمایا تمہی بتاؤ وہ کیا چیز تھی تو غلام نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا میں نے اس کو دھوکا دے دیا تھا اب اُس نے مجھ سے ملاقات کی اور اُسی کہانت کے معاوضہ میں اُس نے وہ چیز دی تھی جو آپ نے کھائی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حلق میں اُنگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر کے نکال دیا۔

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس دِرہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا۔ یہ کہہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دونوں اُنگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے یہ حدیث حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ سنی ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ احمد وغیرہ)

حدیث نمبر ۷...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بیچنے میں بکثرت قسم کھانے سے بچتے رہو کیونکہ قسم کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اُس کی برکت برباد ہو جاتی ہے۔
(مشکوٰۃ، ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۸...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (شدت غضب سے) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائیگا نہ ان کو گناہوں سے پاک کریگا اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب دیگا۔ (۱) ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا (۲) احسان جتانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

مسائل و فوائد...... حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا، پینا، پہننا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اور اس کی سزا دنیا میں مال کی قلت و ذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذابِ عظیم ہے۔
(والعیاذ باللہ تعالیٰ)

(۲۲) نماز چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کون سا عمل جہنم میں لے گیا؟ تو جہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ

قالوا لم نک من المصلین o ولم نک نطعم المسکین o وکنا نخوض مع الخائضین o

کنا نکذب بیوم الدین o حتی اتنا الیقین (المدثر۔ رکوع ۲۔ آیت ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم (الماعون:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھیں ہیں۔

ان کے علاوہ قرآن پاک کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ دینا شدید معصیت اور گناہِ کبیرہ ہے۔ چنانچہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز کو چھوڑ دیا اُس نے کفر کا کام کیا۔

(مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۵۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا، یہ نماز کیلئے نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو پابندی کے ساتھ نہیں پڑھے گا نہ اُس کیلئے نور ہوگا اور نہ برہان ہوگی نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف (کافروں) کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ احمد و دارمی و بیہقی)

حدیث نمبر ۳...... حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے (کہ صحابہ کرام نماز چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے)۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ٤......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ۔ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ وہ برائی کی کنجی ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۵۹ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل وفوائد......مذکورہ بالا حدیثوں میں حدیث نمبر ۲ کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیںگے اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جہنم میں جائیگا یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائیگا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہیں گے بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پا کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بے نمازی کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔

بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم وعبدالرحمٰن بن عوف وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ ومعاذ بن جبل وابوہریرہ و ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض فقہ کے اماموں مثلاً امام احمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ وعبداللہ بن مبارک و امام نخعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام نماز ترک کرنے والوں کو کافر نہیں کہتے پھر بھی کیا یہ تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک قصداً نماز چھوڑ دینے والا کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ صفحہ ۱۰)

نماز فرض عین ہے اِس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی ہو وہ فاسق ہے اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو قاضی اسلام اس کو قید کر دیگا یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک اور شافعی واحمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلطان اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرادے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ صفحہ ۱۰ بحوالہ درمختار)

(۲۳) جمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض کو چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے کا سبب ہے لیکن جمعہ کے چھوڑ دینے پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ

فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع (سورۃ الجمعہ۔ع۲۔آیت۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔

حدیثوں میں بھی اس کی بہت سی تاکید اور اس کے چھوڑنے پر وعید آئی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں پر ضرور ایسی مہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً 'غافلین' میں سے ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص ۱۲۱ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص ۱۲۱ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر ۳...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے چار شخصوں کے سوا کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں:۔ (۱) غلام (۲) عورت (۳) بچہ (٤) بیمار۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۲۱ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ٤...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں پھر میں ان لوگوں کے اوپر اُن کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔ (مشکوٰۃ، ج۱ ص۱۲۱ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ٦...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چار جمعوں کو بلا کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (کنزالعمال، ج۷ص ۵۱۸)

حدیث نمبر ٦...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بلا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اُس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دے گا جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائے گی۔ (مشکوٰۃ، ج۱ ص۱۲۱ بحوالہ امام شافعی)

(۲٤) جماعت چھوڑنا

جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی وجہ کے جماعت چھوڑنے والا گناہگار فاسق اور مردود الشہادۃ ہے جماعت چھوڑنے والوں کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں اُس ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کیلئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک شخص کو امامت کرنے کا حکم دوں اور وہ امامت کرے پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلادوں۔ (بخاری، ج۱ص۸۹)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر وعشاء) منافقین پر بہت بھاری ہیں اگر تم لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے تو تم لوگ اپنے گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو تم لوگ جھپٹ کر جلدی سے اس میں آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اسکے اکیلے نماز پڑھنے سے بہت اچھی ہے دو آدمیوں کے ساتھ ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۱ص۹۶ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

حدیث نمبر ۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے بچھڑنے والا یا منافق ہوتا ہے یا مریض۔ اور مریض کا یہ حال ہوتا ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سنتوں کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز اُس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ نمازوں کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کی سنتیں شریعت میں رکھی ہیں اور نماز با جماعت ہدایت کی سنتوں میں سے ہے۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لوگے جس طرح جماعت سے بچھڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہوجاؤ گے۔ اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔ جو آدمی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ

بلند فرما دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کردیتا ہے۔تم لوگ یقین مانو کہ ہم نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی بچھڑتا جو ایسا منافق ہوتا تھا کہ اس کا نفاق سب کو معلوم تھا بعض تو دو آدمیوں کے بیچ میں چلا کر لائے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑے کردیئے جاتے تھے۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۹۶ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ٤...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے بچھڑنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔
(مشکوٰۃ، ج ا ص ۹۷)

حدیث نمبر ٥...... امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو اذان نے مسجد میں پالیا پھر وہ مسجد سے نکل گیا حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو وہ شخص منافق ہے۔
(مشکوٰۃ، ج ا ص ۹۷ بحوالہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ٦...... حضرت ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا اور آپ صبح ہی کو بازار گئے اور حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا تو امیر المؤمنین نے حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا پھر اس کی آنکھیں اس پر غالب ہوگئیں اور وہ سو گیا۔تو امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۹۷ بحوالہ مالک)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑ دے تو گناہگار نہ ہوگا۔

مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔اپاہج۔وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔جس پر فالج گرا ہو۔اتنا بوڑھا ہو کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔اندھا اگرچہ اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچادے۔سخت بارش۔شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔سخت سردی۔سخت تاریکی۔آندھی۔مال یا کھانے کے تلف کا اندیشہ۔قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔ظالم کا خوف۔پاخانہ۔پیشاب۔ریاح کی شدید حاجت ہے۔کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے۔قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔مریض کی تیمارداری کیلئے کہ وہ اکیلا گھبرائے گا۔یہ سب ترکِ جماعت کیلئے عذر ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ا ص ۱۳۱ بحوالہ درمختار)

(۲۵) نمازی کے آگے سے گزرنا

کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔حدیثوں میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو اس کیلئے چالیس تک کھڑا رہنا اس سے بہتر ہوتا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے اس حدیث کے راوی ابوالنصر نے کہا میں نہیں جانتا کہ چالیس دن تک فرمایا یا چالیس برس فرمایا۔
(مشکوٰۃ، ج ۱ص ۷۴ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سُترہ نہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ اس کو دفع کرے پھر بھی وہ اگر نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ص ۷۴ بحوالہ بخاری ومسلم)

مسائل وفوائد...... نمازی کو چاہئے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سُترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہئے کہ سترہ کے باہر سے گزرے اور اگر میدان یا مسجد میں بلا سُترہ کے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارے سے منع کرے اور منع کرنے سے بھی وہ نہ مانے تو سختی کیساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو شیطان اس لئے فرمایا کہ وہ اگرچہ مسلمان ہے مگر وہ شیطان کا کام کر رہا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کر رہا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲۶) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

نماز میں آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

حدیث ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں بہت ہی سخت بات فرمائی ہے یہاں تک فرمایا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی اور وہ اندھے ہو جائیں گے۔ (بخاری، ج ۱ ص ۱۰۳ باب رفع البصر الی السماء)

مسائل وفوائد ...... نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر جمی رہنی چاہئے اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر اور سجدہ میں نظر ناک پر اور بیٹھنے میں نظر سینے پر اور سلام پھیرنے میں دونوں کندھوں پر رہنی چاہئے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲۷) امام سے پہلے سر اُٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اُٹھانا منع اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت اور سخت وعید شدید آئی ہے۔

حدیث ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اُس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔ (بخاری، ج ۱ ص ۹۶ باب اثم من رفع راسہ)

(۲۸) زکوٰۃ نہ ادا کرنا

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہِ کبیرہ ہے اسی طرح زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ قرآن پاک اور حدیثوں میں زکوٰۃ چھوڑنے والے کیلئے بکثرت جہنم کی وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ ط فبشرھم بعذاب الیم
یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھم وجنوبھم وظھورھم ط
ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (التوبہ۔ع۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے خزانہ جمع کیا تھا تو اب مزہ چکھو اس خزانے کا۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خدا نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدھے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدھے کی دو چتیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہے) اور وہ اژدھا اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال تیرا خزانہ۔ (بخاری، ج ا ص ۱۸۸)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے اس سے بڑھ کر اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے۔ جن بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی اور اپنے مالکوں کو پیروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ (بخاری، ج ا ص ۱۸۸)

حدیث نمبر ۳...... حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنا دو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائیگا پھر ان کو ان کے مالکوں کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے شانوں کی کری سے باہر نکل جائے گا اور پھر ان کے شانوں کی کری میں رکھا جائے تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔ (بخاری، ج ا ص ۱۸۹)

الحاصل...... ہر وہ مال جس میں زکوٰۃ فرض ہے اگر ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو تو قیامت کے دن وہی مال ان کے مالکوں کیلئے عذاب کا ذریعہ بنے گا اور جہنم میں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

(۲۹) روزہ چھوڑ دینا

روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رُکن ہے۔ بلا عذر شرعی اس کا چھوڑ دینا گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور روزہ رکھ کر اگر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دے تو کفارہ لازم ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ دن لگا تار روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم (البقرہ)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

مسائل وفوائد...... روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے کا نام ہے۔ عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ بلا عذر روزہ چھوڑ دینا گناہِ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں ہم سب حاضر ہوئے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین، دوسرے درجہ پر چڑھے کہا آمین، تیسرے درجہ پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جبرائیل (علیہ السلام) نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسرے درجہ پر پہنچا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرودِ پاک نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔ میں نے کہا آمین۔ (بہار شریعت، حصہ۵ص۹۶)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کو ان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر لٹکایا گیا تھا اور ان لوگوں کے کلّھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے کلّھڑوں سے خون بہہ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔

(الترغیب والترہیب، ج۲ص۱۰۸بحوالہ ابن خزیمہ وابن حبان)

(۳۰) حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو جائے۔ حج پر قادر ہوتے ہوئے حج کا چھوڑ دینا گناہِ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا o

ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین (آل عمران)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے

اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا:

واتموا الحج والعمرۃ للہ (البقرہ)

ترجمۂ کنز الایمان: حج و عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔

حدیث نمبر ۱...... امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سواری اور اتنے توشہ کا مالک ہوگیا کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچادے پھر اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ص ۲۲۳ بحوالہ ترمذی و کنز العمال، ج ۵ ص ۱۱)

مسائل و فوائد...... حج اسلام کا پانچواں رکن اور بہت اہم فرض ہے اور جب حج فرض ہوجائے تو فوراً حج کرلینا لازم ہے جس قدر دیر کرے گا ہر لمحہ گناہگار ہوتا رہے گا۔

(۳۱) حقوق العباد نہ ادا کرنا

بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہر مسلمان کا فرض ہے اور بندوں کے حقوق واجبہ نہ ادا کرنا گناہِ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوسکتا بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کیساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کرے یا صاحبان حقوق سے حقوق معاف کرائے کیونکہ جب تک بندے نہ معاف کردیں، اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائیگا۔ حدیث شریف میں ہے: فاتوا کل ذی حق حقه

ہر حق والے کا حق ادا کرو۔ (بخاری، ج ۱ ص ۲۶۴)

آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال و سامان اور زمین پر قبضہ کرلیتے ہیں اور دوسروں کا حق غصب کرلیتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اس کو ادا نہیں کرتے۔ بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری، ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سب حقوق العباد ہیں جو ان حقوق کو ادا نہ کرے گا یا معاف نہ کرائے گا آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔

اسی طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ، بھائیوں، بہنوں، بیوی، بچوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے اگر ان لوگوں کے حقوق کو ادا نہ کریگا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذابِ جہنم میں گرفتار ہوگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

نوٹ......حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب **جنتی زیور** میں پڑھئے جو بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کیلئے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

(۳۲) رِشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی اور سسرالی رِشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسانوں کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو جانو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور نیک برتاؤ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں سے بگاڑ اور قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو یعنی ایسا مت کرو کہ بھائیوں اور بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، بھتیجوں اور نواسوں وغیرہ سے اسطرح کا بگاڑ کرلو کہ یہ کہہ دو کہ تم میری بہن نہیں اور میں تمہارا بھائی نہیں اور کہہ کر بالکل رشتہ داری کا تعلق ختم کرلو۔ایسا کرنے کو 'قطع رحم' اور 'رشتہ کاٹنا' کہتے ہیں یہ شریعت میں حرام ہے اور بڑا سخت گناہ کا کام ہے اور اس کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ٥

اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم (سورۂ محمد۔ع ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۲۰بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (۱) احسان کرکے جتانے والا (۲) اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا (۳)شراب پینے والا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۲۰بحوالہ نسائی وغیرہ)

حدیث نمبر ۳...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں میں نے رِشتوں کو پیدا کیا ہے اور نام سے اس کو مشتق کیا ہے جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا میں اس کو کاٹ دوں گا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۲۰بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۲۰بحوالہ ترمذی)

(۳۳) پڑوسیوں کے ساتھ بد سلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں، ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی و ایذا رسانی کرنا حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا کہ

وبالوالدين احسانا و بذی القربىٰ واليتٰمٰى والمسٰكين والجارذی القربىٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا (النساء)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اسی طرح حدیث میں ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا۔ تو کسی نے کہا کون؟ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل (علیہ السلام) ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرادیں گے۔

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام ساتھیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کیلئے بہترین ہو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۴ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۴ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا بڑا چرچا ہوتا رہتا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ایذا دیتی رہتی ہے تو ارشاد فرمایا یہ عورت جہنمی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا فلانی عورت کے روزہ نماز اور صدقہ میں کمی کا چرچا ہے وہ صرف پنیر کی ٹکیوں کو صدقہ میں دیا کرتی ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے۔ (ایضاً)

(۳٤) جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلا وجہ مارنا اوران کی طاقت سے زیادہ ان سے محنت لینا بلاضرورت ان کو قتل کرنا یا آگ میں جلانا یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام وگناہ ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں خاص طرح اس کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ السلام) کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے پورے مسکن کو جلا دینے کا حکم دے دیا اور وہ پورا مسکن جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر وحی اُتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا مگر تم نے ایسی اُمت کو جلا دیا جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی۔ (ایسا نہ ہونا چاہیۓ تھا) (مشکوٰۃ، ج۲ص۳٦۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملے میں جہنم کے اندر داخل کی گئی۔ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھلایا پلایا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑوں مکوڑوں کو کھاتی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ (بخاری، ج۱ص۴٦۷ باب خمس من الدواب)

حدیث نمبر۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو کسی جاندار کو لٹکا کے اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔

حدیث نمبر٤...... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۵۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانورں کو ان کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۵۷ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر٦...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک گدھا گزرا۔ جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا تو آپ نے فرمایا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کے چہرے پر داغ لگایا ہے۔ (ایضاً)

حدیث نمبر ۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا (چڑیا، فاختہ) کو یا اس سے بڑے پرند کو ناحق قتل کردے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا۔ تو کسی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے نہ یہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ نسائی وغیرہ)

حدیث نمبر ۸...... حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے (بھوک کی وجہ سے) مل گئی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان پر اس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب انہیں چھوڑو تو اس وقت بھی انہیں اچھی حالت میں چھوڑو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۲۹۲ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد...... کسی جاندار کو پرند ہو یا چرند بلاوجہ ستانا اور ایذا دینا شرعاً حرام ہے صرف ان جانوروں کو مار ڈالنا جائز ہے جو مہلک یا موذی ہوں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۳۵) ظلم

ہر قسم کا ظلم حرام و گناہِ کبیرہ ہے اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے بلکہ بہت سی ظالموں کی بستیاں ان کے ظلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کردی گئیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ

وکم قصمنا من قریۃ کانت ظالمۃ وانشانا بعدھا قوما اخرین (انبیاء۔ع۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کریں کہ وہ ستمگار تھیں اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ

وکاین من قریۃ املیت لھا وھی ظالمۃ ثم اخذتھد والیٰ المصیر (الحج۔ع۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستمگار تھیں
پھر میں نے انہیں پکڑا اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظلم کرنے والوں کیلئے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا:

ان الظّٰلمین لھم عذاب الیم

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اور ایک آیت میں یوں فرمایا:

الا ان الظّٰلمین فی عذاب مقیم (الشوریٰ۔ع۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سنتے ہو بیشک ظالم لوگ ہمیشہ کیلئے عذاب میں ہیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی ظلم کی مذمت وممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۱......حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے پھر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: وکذٰلک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ص ۴۳۴ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۲......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقام حجر یعنی قوم عاد وثمود کی بستیوں میں سے گزرے تو فرمایا اے لوگوں ان ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو ان ظالموں کو پہنچا تھا یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ چلے اور اس وادی سے گزر گئے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ص ۴۳۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۳......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا ہے ان کی بخیلی ہی نے ان کو اس بات پر اُبھارا تھا کہ انہوں نے اپنے خونوں کو بہایا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا۔
(مشکوٰۃ، ج ۱ص ۱۴۶ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۴......امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کو روکتا نہیں ہے۔
(مشکوٰۃ، ج ۲ص ۴۳۶)

حدیث نمبر ۵......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ (عزوجل) کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔ (کنز العمال، ج ۳ص ۲۸۴)

حدیث نمبر ۶......حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ظالم کے ساتھ اس کو ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کیلئے نکلا تو وہ اسلام (کامل) سے نکل گیا۔ (کنز العمال، ج ۳ص ۲۸۴)

مسائل وفوائد......کسی شخص کے ساتھ کسی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہِ کبیرہ اور عذابِ جہنم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جہنم کے اس خطرے کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دنیا وآخرت میں ہلاکت وبربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۳٦) دشمنانِ اسلام سے دوستی

دشمنانِ اسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بد مذہبوں سے دوستی کرنا اور ان سے میل جول اور محبت رکھنا حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اس بارے میں قرآن مجید میں بہت سی آیتیں نازل ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مقدس حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند آیتوں کو بغور پڑھئے ان سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین ج

ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللّٰہ فی شیء (آل عمران۔ع ۳۔آیت ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔

مسائل وفوائد...... مذکورہ بالا آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین اور بد دینوں و بد مذہبوں سے میل ملاپ و محبت و دوستی کرنا اور ان لوگوں کو اپنا رازدان بنانا ناجائز و حرام اور سخت گناہِ کبیرہ اور جہنم کا کام ہے۔ واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا خریدنا مال کا لین دَین کرنا اور معاملات کی بات چیت کفار و مشرکین اور بد دینوں و بد مذہبوں سے شریعت میں منع نہیں مگر معاملات اور ایسی محبت اور دوستی کہ ان کے کفر اور بد مذہبیت سے نفرت ختم ہو جائے یہ یقیناً حرام گناہ اور جہنم کا کام ہے اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں انہیں اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے۔ خداوند کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(۳۷) بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گڑھ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے جو سخت حرام اور گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں انہی باتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن (ممتحنہ۔ع۲۔آیت۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں۔

حدیث شریف میں اس کو گناہِ کبیرہ فرمایا گیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: وقذف المحصنات المومنات الغافلات یعنی پاکدامن مومن انجان عورتوں کو تہمت لگانا۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۷)

حدیث نمبر۱...... امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔ (کنزالعمال، ج۳ص۴۵۹)

حدیث نمبر۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زِنا کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمالِ صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔ (کنزالعمال، ج۳ص۳۴۱)

مسائل وفوائد...... زِنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈاکہ یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گڑھ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہِ کبیرہ ہے لہٰذا ہر طرح کے بہتانوں سے بچنا ضروری ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۳۸) وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازم ہے۔

اللہ (عزوجل) نے قرآن مجید میں فرمایا:

یا ایہا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود ط (المائدہ۔ع۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔

مسائل وفوائد...... ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کیلئے لازم وضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذر شرعی کے ہو تو حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۳۹) اَجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور ان کے ساتھ تنہائی میں ملنا جلنا حرام و گناہ۔ اس مسئلہ میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تا کہ لوگوں کو ان سے ہدایت نصیب ہو۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن عورتوں کے گھر جن کے شوہر غائب ہوں سوا ان کے محرموں کے کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ عورت کا دیور تو سن لو دیور موت ہے (یعنی اس سے تو بہت زیادہ خطرہ ہے لہٰذا عورت کو دیور سے اس طرح بھاگنا چاہئے جیسے موت سے)۔ (کنز العمال، ج ۵ ص ۲۵۹)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص ان کے گھروں میں داخل نہ ہو تو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک بھتیجا جہاد میں چلا گیا ہے اور اس نے مجھے وصیت کردی ہے کہ میں اس کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دُرہ مارا اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہوا کرو بلکہ دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھ لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے، کیا تم لوگوں کو کچھ چاہئے۔ (کنز العمال، ج ۵ ص ۲۵۹)

حدیث نمبر ۳...... حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے بات چیت کر رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دُرہ مارتے ہوئے اس کے اوپر چڑھ بیٹھے تو اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا کہ امیر المؤمنین یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المؤمنین شرمندہ ہوگئے (اور فرمایا کہ مجھے غلط فہمی ہوگئی اور تم کو میں نے غلط سزا دی) لو تم مجھے دُرہ مار کر اپنا قصاص مجھ سے لے لو تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اس کی مغفرت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن اگر تم چاہو تو معاف کردو تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے آپ کو معاف کردیا۔ (کنز العمال، ج ۵ ص ۳۶۰)

مسائل و فوائد...... تنہائی میں کسی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً ناجائز ہے امیر المؤمنین کو یہی خیال ہوا اس لئے آپ نے اس کو دُرہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المؤمنین کے سامنے جب اس نے اپنی صفائی پیش کردی تو امیر المؤمنین کا اخلاص دیکھو کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے آپ کو قصاص کیلئے پیش کردیا۔ وہ تو خیرت ہوگئی کہ اس نے آپ کو معاف کردیا ورنہ امیر المؤمنین تو اسکے ہاتھ سے دُرہ کی مار کھانے کیلئے تیار ہو ہی گئے تھے۔ اللہ اکبر! یہ ہے جانشین پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل و انصاف کا وہ اعلیٰ شاہکار کہ آج اس جمہوریت کے دور میں کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! صحابہ کرام کے اخلاص و للّٰہیت کی مثال نہیں مل سکتی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۴۰) بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا اور غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام و گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا:

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولی ' (الاحزاب۔ع۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے اپنے آپ کو بچاؤ تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! دَیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا دیور موت ہے (یعنی دیور بھاوج کے حق میں موت کی طرح خطرناک ہے)۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۲۶۸ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس جائے تو ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال دفع ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۲۶۸ مسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مکمل شرمگاہ ہے (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسکو جھانک کر دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۴...... حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ناگہاں ابن ام مکتوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آئے اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں پھر ان سے پردہ کیوں کریں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم دونوں نہیں دیکھ رہی ہو۔ (ترمذی، ج۲ص ۱۰۱)

مطلب یہ کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کا کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(٤٢) حیض میں ہمبستری

حیض ونفاس کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری حرام ہے اور عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک بدن کے کسی حصہ پر ہاتھ لگانا یا بدن کے کسی حصہ سے اس کو چھونا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ویسئلونک عن المحیض ط قل ھو اذی فاعتزلوا النسآء
فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن (البقرہ۔ع ۲۸۔آیت ۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے
تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دِنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حرمت وممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس جائے تو اس نے نبی پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ (ترمذی، ج ا ص ۱۹)

مطلب یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہوگیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال جاننا کفر ہے اور ان کاموں کو حرام مانتے ہوئے کرلیا تو سخت گنہگار رہا اور مسلمان ہوتے ہوئے کافر کا کام کیا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دِینار یا آدھا دینار کفارہ کے طور پر صدقہ دے۔ (ابن ماجہ، ص ۴۷)

حدیث نمبر ۳...... حضرت اُم المؤمنین اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت سالم نے پوچھا کہ آپ سب اُمہات المؤمنین حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیبیاں تہ بند باندھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سویا کرتی تھیں۔ (ابن ماجہ، ص ۴۷)

مسائل وفوائد...... حیض ونفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ کھانا پینا اور سونا جائز ہے صرف صحبت کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام وناجائز ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۴۳) غُسلِ جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکل گئی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور اس کو غسلِ جنابت کہتے ہیں غسل جنابت نہ کرنا گناہ ہے۔اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھ لیجئے۔

حدیث نمبر ۱...... امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنب (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ص ۵۰ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان سے قریب نہیں ہوتے:۔ (۱) کافر کا مردہ (۲) خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) (۳) جنب۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد...... جب جب تک غسل نہ کرے اس کیلئے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن مجید کو چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کئے ہوئے کھانا پینا لوگوں سے مصافحہ کرنا جائز لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکتا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کر لے۔

(٤٤) خود کشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو مار ڈالنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت رِقت انگیز وعبرت خیز ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔ (مسلم، ج ا ص ۷۲)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ جنگ حنین میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ کہہ دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ اور پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ آدمی جس کو حضور نے جہنمی فرمادیا ہے اس نے تو آج کفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مرگیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا۔ یہ سن کر بہت سے لوگ شک میں پڑ گئے تو اسی حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کرسکا اور خودکشی کرلی۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ (عزوجل) کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرمایا کرتا ہے۔ (مسلم، ج ا ص ۷۲)

مسائل وفوائد...... خودکشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خودکشی کرنے سے کافر نہیں ہوتا لیکن سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہوجاتا ہے وہ دنیا میں جس ہتھیار کے ذریعے خودکشی کرے گا جہنم میں اس ہتھیار کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور خودکشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لئے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائیگی اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(٤٥) احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانہ میں غلہ یا جانوروں کا چارہ خرید کر اس نیت سے ذخیرہ اندوز کرلے تا کہ خوب زیادہ گراں ہوجائے تو بیچے گا چونکہ ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اس لئے شریعت نے اس کو ناجائز اور گناہ کا کام قرار دے دیا ہے اس کی قباحت اور ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند احادیث بڑی ہی لرزہ خیز وارِد ہوئی ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۲۵۰ باب الاحتکار بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲...... امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بازار میں غلہ لاکر بیچنے والا خدا (عزوجل) کی طرف سے روزی دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہوگا۔

(مشکوٰۃ، ج۱ص۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۳...... امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرکے مسلمانوں کو تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کردے گا۔

(مشکوٰۃ، ج۱ص۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو گرانی بڑھانے کی نیت سے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۲۵۱ بحوالہ رزین)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اس سب غلہ کو صدقہ کردے پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۲۵۱ بحوالہ رزین)

حدیث نمبر ۶...... حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی برا بندہ ہے اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کردیتا ہے تو وہ غمگین ہوجاتا ہے اور اگر بھاؤ گراں کردیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔ (ایضاً)

حدیث نمبر ۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ایک ہی رات میری اُمت پر گرانی ہونے کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے نیک اعمال کو غارت و برباد کردے گا۔ (کنز العمال، ج۴ص۵۴ بحوالہ ابن عساکر)

حدیث نمبر ۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پر گرانی لادے تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بیزار ہیں۔ (کنز العمال، ج۴ص۵۴)

نوٹ...... احتکار (ذخیرہ اندوزی) کے مفصل فقہی مسائل ہماری کتاب **جنتی زیور** میں پڑھئے۔

(٤٦) تصویریں

کسی جاندار چیز کی تصویر بنانا اس کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہیں اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت وممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر۱...... حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری، ج۱ص۲۸۰)

حدیث نمبر۲...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۸۵بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۸۵بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر٤...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں ہر تصویر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک جان پیدا فرمائے گا اور پھر اس کو جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے لئے تصویر بنانا ہی ضروری ہو تو درخت یا ان چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۸۶بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کے اندر سے ایک گردن نمودار ہوگی کہ اس کی دو آنکھیں ہونگی اور دو کان ہونگے اور ایک بولتی ہوئی زبان ہوگی وہ یہ کہے گی کہ تین شخصوں کو عذاب دینا میرے سپرد کیا گیا ہے:۔ (۱) سرکش ظالم (۲) جو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے (۳) تصویریں بنانے والا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۳۸۶بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر۶...... حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھا تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک کہ وہ اس تصویر میں روح نہ پھونک دے اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔ یہ حدیث سن کر وہ آدمی سخت لرزہ سے کانپنے لگا اور اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے اگر تم تصویریں بنانا نہیں چھوڑ سکتے تو ان درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔
(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو بے دیکھے ہوئے کوئی خواب گھڑ کر بیان کرے گا تو قیامت کے دن اس کو یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ دو جَو کے درمیان گانٹھ لگائے اور وہ ہرگز اس کو نہ کر سکے گا اور جو کسی ایسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنے گا جو قوم اس کو اپنی بات سنانا ناپسند کرتی ہے تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائیگا کہ اس تصویر میں روح پھونکو اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخت عذاب پانچ شخصوں کو دیا جائے گا:۔ (۱) جس نے کسی نبی کو قتل کیا (۲) جس کو نبی نے قتل کردیا (۳) یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کردیا (٤) تصویر بنانے والا (۵) وہ عالم جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اُٹھایا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۸۷)

مسائل و فوائد...... جاندار کی تصویروں کو خواہ قلم سے بنائیں یا کیمرے سے فوٹو لیں یا پتھر یا لکڑی پر کھود کر بنائیں۔ بہرصورت حرام و ناجائز ہے۔ اسی طرح ان تصویوں کو بیچنا اور خریدنا یا عزت کے ساتھ اپنے پاس رکھنا بھی حرام و گناہ ہے۔ بعض لوگ اپنے پیروں کی تصویروں کو تعظیم کیساتھ چوکھٹے میں لگا کر مکانوں میں رکھتے ہیں اور اس پر پھول کی مالائیں چڑھاتے ہیں اور اگر بتی سلگاتے ہیں یہ اور بھی شدید حرام اور سخت گناہ ہے بلکہ یہ بت پرستی کے مثل مشرکانہ عمل ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۴۷) کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور

دوسروں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دینا اور خود اس پر عمل نہ کرنا یہ بھی گناہ کا کام ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیتوں اور حدیثوں میں اس کی مذمت اور ممانعت بکثرت مذکور ہے۔

خداوند کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

یا ایها الذین اٰمنوا لم تقولون مالا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون (الصف۔ع ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

دوسری آیت میں جھوٹے شاعروں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

والشعرآء يتبعهم الغاون الم تزانهم فى كل واد يهيمون

وانهم يقولون مالا يفعلون (شعراء۔ع ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بھی پڑھئے جن سے ہدایت کے چشمے اُبل رہے ہیں۔

حدیث نمبر ۱ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شبِ معراج میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں تو میں نے کہا اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کی اُمت کے وہ واعظین ہیں جو لوگوں کو نیکو کاری کا حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین ہیں جو وہ بات کہتے ہیں جس کو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۴۳۶ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۲ ...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا تو اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائیگا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے تو تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہیں کرتا تھا تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور میں تم لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود ان کو کیا کرتا تھا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۴۳۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد ...... مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) اور خود اس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذابِ جہنم کا سبب ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو عموماً اور واعظین و مقررین کو خصوصاً دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو کچھ دوسروں کو کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں 'کہنا کچھ اور کرنا کچھ' اور یہ گناہ کا کام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۴۸) گالی گلوچ

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور نہایت ہی قبیح عادت ہے اس سے لوگوں کو ایذا رسانی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ بدزبانی جنگ و جدال بلکہ کشت و قتال تک پہنچا دیتی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت و ممانعت فرمائی چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اس کے مسلمان ہونے کی بنا پر جنگ کرنا یا مسلمان سے جنگ کو حلال جان کر جنگ کرنا کفر ہے۔

حدیث نمبر ۲...... حضرت انس و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ گالی میں پہل کرنے والے پر ہے جبکہ مظلوم حد سے نہ بڑھ گیا ہو۔ (ایضاً)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ (کنزالعمال، ج ۳ص ۳۴۰

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو کیونکہ ہوا اللہ (عزوجل) کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور تم لوگ اس کی اچھائی اور اس چیز کی اچھائی کی دعا مانگو جو اس ہوا میں ہو اور ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے خدا کی پناہ مانگو۔ (کنزالعمال، ج ۳ص ۳۴۲

حدیث نمبر ۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے حیائی کی بات بولنے والا نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد...... گالی دینا گناہ اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہوگا بلکہ اپنے گناہ کے برابر جہنم کا عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(۴۹) جھوٹا خواب بیان کرنا

اپنی طرف سے گھڑ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت حرام اور گناہ کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کا وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے (یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اس کو جھوٹ موٹ کہے کہ میں نے خواب دیکھا)۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۳۹۷ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۲...... امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جَو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔
(ترمذی، ج۲ص۵۲)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گھڑ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ کبھی بھی ہرگز دو جَو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔ (ایضاً)

فائدہ...... یہ عذاب اس وقت تک لگاتار جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہو جائے پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا۔

(۵۰) داڑھی کٹانا

داڑھی منڈانا یا داڑھی کاٹ کر ایک مشت سے کم (چھوٹی) کرانا حرام وگناہ ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنم کا سزاوار ہے حدیث شریف میں ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (ترمذی، ج ۳ ص ۱۰۰)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھیوں کو بڑھانے کا حکم دیا ہے۔ (ترمذی، ج ا ص ۱۰۰)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۴...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ بھی نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل وفوائد...... داڑھی ایک مشت سے بڑی ہونے پر اگر بری لگتی ہو اور چہرے کے حسن و جمال کو بگاڑتی ہو تو چہرے کو حسین بنانے کیلئے یا داڑھی کو برابر کرنے کیلئے داڑھی کا کچھ حصہ کاٹنا جائز ہے بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہونے پائے۔

(۵۱) مردانی عورتیں زنانے مرد

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل وصورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے آپ کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (ترمذی، ج۲ص۱۰۲)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی ہے اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتیں اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں۔ (ترمذی، ج۲ص۱۰۲)

مسائل وفوائد...... آج کل لڑکوں پر جو ہپی کٹ بال کی وبا پھوٹ پڑی ہے اور لڑکے ہپی کٹ بال کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیص پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے اسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن کر نکلتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اس لئے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کیلئے ممنوع اور باعثِ لعنت ہے۔ مردوں کو مردوں کا لباس پہننا چاہئے اور ان کی وضع قطع مردوں جیسی ہونی چاہئے اور عورتوں کو عورتوں کا لباس پہننا چاہئے اور ان کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہئے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۲) ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت میں منع ہے ان کو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے۔ لہٰذا ان کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بغور پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو ٹخنے سے نیچے گھسیٹے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔
(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۵...... امیر المؤمنین حضرت عمر و انس و زبیر و ابن ابو امامہ رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۶...... امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ بھیج دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو میرے پاس بھیج دیا اور میں نے اس کو پہن لیا تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غضب کے آثار کو پہچانا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمہارے پاس اسلئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو بلکہ اسلئے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنی بنالو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۷......حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے:۔
(۱) دانتوں کو ریتی سے ریت کر پتلا کرنے سے (۲) گودنا گدوانے سے (۳) بھوؤں اور چہرے کے بال نوچنے سے (٤) ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (۵) ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (٦) اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے تھے (۷) اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسی عجمی لوگ رکھا کرتے تھے (۸) لوٹ مار کرنے سے (۹) چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے (۱۰) انگوٹھی پہننے سے مگر حاکم کیلئے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷٦ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

حدیث نمبر ۸......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور سلام کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۴ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد)

حدیث نمبر ۹......حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی اُمت کی عورتوں کیلئے حلال کیا ہے اور اپنی اُمت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۱۰......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت رکھے گا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۵ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد......مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے:۔

☆ گھمنڈ سے ٹخنوں کے نیچے پائجامہ یا تہبند یا کُرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

☆ مردوں کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے اور عورتوں کیلئے دونوں جائز ہیں۔

☆ بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

☆ سرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو مردوں کیلئے مکروہ ہے اور عورتوں کیلئے کوئی حرج نہیں۔

☆ دانت کا ریتی سے ریت کر پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی بھوؤں کے بال نوچ کر پتلا کرنا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی گودنا گودانا۔ اور اسی طرح ننگے بدن ہو مرد کا مرد سے معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت کے ساتھ معانقہ کرنا یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا منع ہے۔ اسی طرح لوٹ مار کرنا حرام ہے اور چیتے شیر وغیرہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا اور سوار ہونا ممنوع ہے کیونکہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور اس سے دل میں بے رحمی پیدا ہوتی ہے۔

☆ جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مسلمان کیلئے اس لباس کو پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۳) قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندگی ڈالنا حرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب، پاخانہ کرنے کیلئے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارہ پر بیٹھا۔ (کنز العمال، ج ۹ ص ۲۱۸)

حدیث نمبر ۲...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیونکہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۹ ص ۲۱۸ بحوالہ دیلمی)

مسائل وفوائد...... یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے ان چیزوں سے مردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ لہٰذا قبروں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا یا قبروں پر مکان بنانا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز کریں جس سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتی ہے چنانچہ اس بارے میں چند دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ تمہارے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے کسی زندہ آدمی کو ہڈی کو توڑ دینا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۱۴۹ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

حدیث نمبر ۵...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انگارہ یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اس کا جوتا بناؤں یہ مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ میں قبروں کے بیچ میں پیشاب یا پاخانہ کروں یا بازار میں۔ (ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۶...... حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے دیکھا تو فرمایا کہ تم قبر سے اُتر جاؤ اور قبر والے کو ایذا مت دو تا کہ وہ تم کو ایذا نہ دے۔ (الترغیب والترہیب، ج ۴ ص ۳۷۴ بحوالہ طبرانی)

(٥٤) کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور نا جائز ہے۔ اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ نبوت میں لایا گیا تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو۔ (مسلم، ج۲ ص۱۹۹)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی جو کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہوگا۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ ص۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد و نسائی)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کروم کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ ص۳۸۲)

حدیث نمبر ٤...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا اچھا خضاب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم (ایک گھاس) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔ ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان خضابوں سے زیادہ اچھا خضاب ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ ص۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ٥...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔ (کنز العمال، ج٦ ص٣٧٩ بحوالہ ابن النجار)

حدیث نمبر ٦...... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ اُس شخص کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیگا جو کالا خضاب لگائے گا۔ (کنز العمال، ج٦ ص٣٨١)

حدیث نمبر ٧...... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ کالا کرے گا۔ (کنز العمال، ج٦ ص٣٨١)

مسائل و فوائد...... حضرت علامہ نووی شارح مسلم نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کیلئے سرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد اور عورت دونوں کیلئے مستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں مختار مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہِ تحریمی ہے۔ کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واجتنبوا السواد یعنی کالے خضاب سے بچو۔ (نووی شرح مسلم، ج۲ ص۱۹۹)

(۵۵) سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر اس تیل کو سر پر لگانا یا بدن پر مالش کرنا غرض کسی بھی طرح ان برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں ممنوع وحرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ پیٹ میں جہنم کی آگ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۰ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگ باریک اور موٹے ریشمی کپڑے نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا ان برتنوں میں جن میں کچھ سونا چاندی لگا ہو کچھ پیتا ہے تو وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ دار قطنی)

حدیث نمبر ۴...... حضرت حکم نے ابن لیلیٰ سے سنا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس برتن کے استعمال سے منع کیا تھا مگر یہ نہیں مانا بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ کھانے پینے اور حریر و دیباج (ریشمی کپڑوں) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کیلئے ہیں۔ (ترمذی، ج ۲ ص ۱۰)

مسائل وفوائد...... سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اور کسی طریقے سے ان کو استعمال کرنا حرام وناجائز اور گناہ کا کام ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے وہ گلاس اور کٹورا جس میں دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اس میں بھی کھانا پینا حرام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کردی گئی ہو تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۶) ریا کاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت ہو خدا (عزّوجل) کی رضا ڈھونڈنے اور اخلاص کی نیت سے کرنا لازم ہے۔ اگر نام ونمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو ریا کاری ہے اور ریا کاری وہ گناہِ کبیرہ ہے جس کو شرک کی ایک شاخ کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ریا کاری کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی بتایا ہے چنانچہ ارشادِ قرآنی ہے کہ

والذین ینفقون اموالھم رئآء الناس ولا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر ط

ومن یکن الشیطن لہ قرینا فسآء قرینا (النساء۔ع۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے

اور نہ قیامت پر اور جن کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ہ الذین ھم یرآء ون ویمنعون الماعون (سورۂ ماعون)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں

وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اسی ریا کاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں جو شخص کوئی عمل ایسا کرے کہ اس عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہے جس کیلئے اس نے کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۵۴ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شہرت کیلئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو مشہور کرے گا اور جو ریا کاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کا اس کو بدلے دے گا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۵۴ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اپنے اس عمل میں جو اللہ تعالیٰ کیلئے کیا ہے کسی دوسرے کو شریک کرلیا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے غیر سے طلب کرے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے بھی نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے طلب کرینگے وہ لوگوں کیلئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے اپنی نرم دلی ظاہر کرنے کیلئے ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ (ان ریاکاروں سے) فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے مہلت دینے سے بے خوف ہوگئے ہیں؟ کیا یہ لوگ مجھ پر جری ہوگئے ہیں؟ تو مجھ کو میری ہی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور ان لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا جو عقل مند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۵...... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ریاکاری کرتے ہوئے نماز پڑھی تو یقیناً اُس نے شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری کیلئے روزہ رکھا اس نے بیشک شرک کا کام کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے صدقہ دیا اس نے بلاشبہ شرک کا کام کیا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۶...... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے کہا کہ کیا چیز آپ کو رُلاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سنا تھا اسی کو یاد کرکے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ کو اپنی اُمت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں لیکن سن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریاکاری کریں گے اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا پھر اس کی شہوتوں میں کوئی شہوت اس کے ساتھ آجائے گی اور تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

حدیث نمبر ۷......حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم پر خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چھوٹا شرک کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ریاکاری اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالٰی لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اس کے پاس جاؤ جس کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا کر کیا کرتے تھے پھر تم دیکھو کہ کیا تم اس کے پاس کوئی جزا اور بھلائی پاتے ہو۔

(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد بیہقی)

حدیث نمبر ۸......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک دجّال سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجئے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی اس کو دیکھ رہا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد......الحاصل ریاکاری سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجر و ثواب نہ صرف غارت و اکارت ہو جاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہِ عظیم بن جاتی ہے جس سے اگر سچی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۵۷) تکبر

تکبر وہ قبیح و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں میں اس کا انجام ذلت و خواری ہے یہی وہ گناہ ہے جس نے ہمیشہ کیلئے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور مردود و مطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن وانس اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد　　بزندان لعنت گرفتار کرد

یعنی تکبر نے عزازیل کو ذلیل و خوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا۔

اعزازیل فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد و زاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے کمتر بتایا اور سجدہ نہیں کیا تو مردود بارگاہِ الٰہی ہو کر بہشت سے نکالا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت و ملامت میں گرفتار ہو گیا۔ قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ فبئس مثوی المتکبرین (الزمر۔ ع ۷) تو کیا ہی برا ٹھکانہ متکبروں کا۔ اسی طرح تکبر کی چال کو حرام فرماتے ہوئے خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا:

ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا
کل ذٰلک کان سیئه عند ربک مکروها (بنی اسرائیل۔ ع ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اتراتا نہ چل بیشک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا
اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے۔

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت و مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے (بوجہ غضب کے) اللہ تعالیٰ کلام نہ فرمائے گا نہ ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائیگا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے: (۱) زِناکار بوڑھا (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدانِ محشر میں چیونٹیوں کے مثل بنا کر لائے جائیں گے مگر ان کی صورتیں آدمی کی ہوں گی اور ہر طرف سے ان پر ذِلت کا گھیرا ہوگا اور وہ گھسیٹ کر جہنم کے اس قید خانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام 'بولس' (نا امیدی کی جگہ) ہوگا ان کے اوپر جہنم کی آگ ہوگی جو 'نارالانیار' کہلاتی ہے اور انہیں جہنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام 'طینۃ الخبال' (پیپ کا کیچڑ) ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ص ۴۳۳ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۴...... امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کیلیے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہوگا مگر لوگوں کی نگاہوں میں بہت بڑا ہوگا اور جو تکبر کریگا اللہ تعالیٰ اسکو پست کردیگا تو وہ اپنے نزدیک بڑا ہوگا اور لوگوں کی نگاہوں میں اتنا چھوٹا ہوگا کہ کتے اور خنزیر سے بھی کمتر ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ص ۴۳۳)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرّہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور وہ جمال والے کو پسند فرماتا ہے (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۶...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو اس لئے کہ آدمی تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو 'جبارین' ظالموں میں لکھ دو۔ (کنز العمال، ج ۳ص ۲۹۸)

مسائل وفوائد...... اچھا لباس اچھا مکان وسامان رکھنا یہ تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے سرکشی کرے اپنے آپ کو بڑا اور عزت والا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے درحقیقت یہ وہ تکبر ہے جو دنیا وآخرت میں آدمی کو ذلت کے غار میں گرانے والا اور جہنم میں پہنچانے والا گناہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۸) بخیلی

بخیلی بہت ذلیل خصلت اور بد ترین گناہ ہے قرآن و حدیث میں بخیلوں کیلئے جہنم کی وعید آئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللّٰہ من فضلہٖ ھو خیرا لھم
بل ھو شرلھم سیطوقون ما بخلوا بہٖ یوم القیٰمۃ (آل عمران۔ع ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز وہ اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کیلئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ

ان اللّٰہ لا یحب من کان مختالا فخورا الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل
ویکتمون مآ اٰتٰھم اللّٰہ من فضلہٖ ط واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا (النساء۔ع ۵)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آتا کوئی اتراتے والا بڑائی مارنے والا جو خود بھی بخیلی کریں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیں اور اللہ تعالیٰ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے چھپائیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی کثرت سے بخیلی کی مذمت اور اس پر وعیدیں آئی ہیں چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں داخل نہیں ہوگا (بلکہ کچھ دن جہنم کا عذاب چکھ لینے کے بعد جنت میں جائے گا)۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی: بخیلی اور بد اخلاقی۔ (مشکوٰۃ، ج ا ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہوگا اگر بخیل ہوگا تو بد اخلاق نہیں ہوگا اور اگر بد اخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا یہ دونوں بری خصلتیں ایک ساتھ مومن نہیں پائی جائیں گی۔

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے لیکن جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے لیکن جہنم کے قریب ہے اور سخی جاہل بخیل عابد سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۴ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں بدترین ہیں ایک حرص والی بخیلی دوسری سخت بزدلی۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۵ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اُمت کے اگلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اس امت کے پچھلے لوگ بخیلی اور حرص کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ (کنزالعمال، ج۳ص۲۵۶)

مسائل وفوائد...... خلاصہ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین گناہ والی خصلت ہے جو ہزاروں نیکیوں سے محروم کردینے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا انجام ذِلت وخواری اور قسم قسم کی تکلیف ہیں اور آخرت میں اس گناہ کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

(۵۹) حرص و طمع

یہ بھی بہت ہی خبیث و قبیح عادت ہے چوری ڈاکہ، غصب، خیانت، قتل و غارت وغیرہ سینکڑوں ایسے ایسے بدترین گناہوں کا سرچشمہ ہے جو جہنم میں لے جانے والے گناہِ کبیرہ ہیں اسی لئے حدیثوں میں بکثرت اس کی قباحت و مذمت کا بیان آیا ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۴۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس اُمت کی سب سے پہلی صلاح یقین و زہد ہے اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور اُمید ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۴۴۰ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۳...... حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لالچی ایسی کمائی طلب کرتا ہے جو حلال نہ ہو۔
(کنزالعمال، ج۳ص۲۳۲)

حدیث نمبر ۴...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دِلوں سے علم شریعت کو دور کر دیتی ہے۔
(کنزالعمال، ج۳ص۲۸۲)

حدیث نمبر ۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مرسل ہے کہ وہ چکنی اور پھسلا دینے والی چیز کہ جس پر علماء کے قدم ٹھہر نہیں سکتے وہ طمع (لالچ) ہے۔ (کنزالعمال، ج۳ص۲۸۲)

(۶۰) حسد

حسد یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال اور بربادی کی تمنا کرنا یہ بھی بڑی مہلک اور بہت ہی موذی دل کی بیماری ہے اور حرص ہی کی طرح یہ بھی بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ ہے اسی لئے خداوندِ قدس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسد سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور قرآن مجید میں نازل فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور میں حسد کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور حدیثوں میں بھی اس کی ہلاکت خیز مضرت کا بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں بیان آیا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا ڈالتی ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم کی ڈھال ہے۔ (کنز العمال، ج۳ص ۲۶۳)

حدیث نمبر ۳...... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ تمہارے اندر اگلی اُمتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بغض یہ دین کو مونڈنے والی بیماریاں ہیں بال کو مونڈنے والی نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک مومن نہ ہو جاؤ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ رہو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتا دوں کہ جب تم لوگ اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے اور وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔ (کنز العمال، ج۳ص ۲۶۴)

حدیث نمبر ۴...... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد کرنے والا اور چغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی) مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (کنز العمال، ج۳ص ۲۶۴)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے۔ (کنز العمال، ج۳ص ۲۶۴)

(٦١) بغض و کینہ

مسلمانوں سے بغض وکینہ رکھنا حرام اور گناہ ہے۔اس بارے میں یہ چند حدیثیں خاص طور سے بغور پڑھیے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

حدیث نمبر ۲...... حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب برات میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرمادیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت نازل فرمادیتا ہے لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو موخر اور ملتوی فرمادیتا ہے۔ (کنزالعمال، ج ۳ ص ۲۶۴)

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر مومن بندہ کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو اس کے اور اس کے (دینی) بھائی کے درمیان بغض وکینہ ہو اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔ (کنزالعمال، ج ۳ ص ۲۶۵)

حدیث نمبر ٤...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہر دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض وکینہ رکھتا ہو بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو یوں ہی رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کرلیں۔
(کنزالعمال، ج ۳ ص ۲۶۵)

حدیث نمبر ۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض وکینہ کے سبب سے) تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مرجائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ٦...... حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک سال تک اپنے (دینی) بھائی کو چھوڑے رہے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اس کا خون بہادیا۔ (ایضاً)

(٦٢) مکر اور دھوکا بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکا بازی اور دغا بازی کرنا قطعاً حرام اور گناہِ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔ اس کی ممانعت وحرمت کے بارے میں چند حدیثیں بڑی ہی رقت خیز وعبرت آموز ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے وہ ملعون ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص ۴۲۸ بحوالہ ترمذی)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔

حدیث نمبر ۳...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہمارے ساتھ دھوکا بازی کرے گا وہ ہم میں سے نہیں اور مکر و دھوکا باز جہنم میں ہے۔ (کنز العمال، ج۳ص ۳۱۰)

حدیث نمبر ۴...... امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ایضاً)

حدیث نمبر ۵...... امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے: (۱) دھوکا باز (۲) احسان جتانے والا (۱) بخیل۔ (ایضاً)

(٦٣) کسی کا مذاق اُڑانا

اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اُڑانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو حقیر کرنا اور دُکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسٰی ان یکونوا خیرا منھم ولا نسآء من نسآء عسٰی ان یکن خیرا منھن ج ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب ط بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظّٰلمون (الحجرات۔ع۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کا مذاق اُڑائیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اُڑائیں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں کسی کی نقل اُتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال مجھے مل جائے۔ (احیاء العلوم، ج۳ص۱۳۱ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

حدیث نمبر ۲...... حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا کہ آؤ یہاں آؤ چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائیگا تو وہ دروازہ بند ہو جائیگا اسی طرح اس کیساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائیگا (اسطرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا)۔
(احیاء العلوم، ج۳ص۱۳۱)

حدیث نمبر ۳...... جو اپنے کسی دینی بھائی کو اس کے کسی ایسے گناہ پر عار دِلائے گا جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء العلوم، ج۳ص۱۳۱)

مسائل وفوائد...... بہرحال کسی کو ذلیل کرنے کیلیے اور اس کی تحقیر کرنے کیلیے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا، اس کا مذاق اڑانا یا اس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو برے برے القاب سے یاد کرنا اور اسکی ہنسی اڑانا مثلاً آجکل کہ بزعم خود اپنے آپ کو عرفی شرفاء کہلوانے والے کچھ قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیت کی بنا پر ان کا تمسخر اور استہزا کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں کبھی عار دلاتے ہیں یہ سب حرکتیں حرام، گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے اسی طرح سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور اہانت آمیز القاب سے ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اُڑایا کرتے ہیں جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے ان مالداروں کو ہوش میں آجانا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کر کے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں اُن غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائینگے کیونکہ

بشر کو صبر نہیں ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چپ کی داد غفور رحیم دیتا ہے

(٦٤) مسجد میں دنیا کی بات کرنا

مسجد میں دنیا کی بات چیت کرنا اور شور مچانا منع ہے اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱......حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ مسجدوں میں لوگ دنیا کی باتیں کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۷۱ بحوالہ بیہقی)

حدیث نمبر ۲......حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا ڈالتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ج۱ص۱۵۲)

حدیث نمبر ۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں سودا بیچ رہا ہے، یا سودا خرید رہا ہے تو تم لوگ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گمشدہ چیز کو چلا چلا کر مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو تم کہہ دو کہ خدا کرے تمہاری گم شدہ چیز تمہیں نہ ملے۔ (الترغیب والترہیب، ج۱ص۲۰۳ بحوالہ نسائی وغیرہ)

حدیث نمبر ٤......حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو کسی نے مجھے کنکری ماری جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں پکار کر باتیں کر رہے تھے میرے پاس لاؤ تو میں ان دونوں کو لایا تو امیر المؤمنین نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو مار مار کر دردمند کر دیتا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۷۱ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ٥......حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجدِ نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کو لوگ 'بطیحا' کہتے تھے اور امیر المؤمنین نے فرمایا تھا کہ جو کوئی شور کرے یا شعر گائے یا بلند آواز سے گفتگو کرے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آجائے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۷۱ بحوالہ موطا)

(٦٥) قرآن مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لا پرواہی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے اسکے بارے میں چند حدیثیں بہت لرزہ خیز ہیں چنانچہ

حدیث نمبر ۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے تمام ثوابوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا یہاں تک کہ مسجد سے کسی گندی چیز کے نکالنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس سے بڑا کسی گناہ کو نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت جو اسے یاد تھی اسے بھلا دیا۔ (الترغیب والترہیب، ج۲ص ۳۵۹ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ۲...... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر اس کو بھلا دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذامی (کوڑھی) ہوگا۔ (الترغیب والترہیب، ج۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس سینے میں کچھ بھی قرآن مجید نہ ہو تو وہ ویران گھر کی مثل ہے۔
(الترغیب والترہیب، ج۲ص ۳۵۹ بحوالہ ترمذی)

(٦٦) کسی دوسرے کو اپنا باپ بنالینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان ونسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام وگناہ اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۸۳ بحوالہ بخاری ومسلم وابن ماجہ)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس شخص نے ناشکری کی۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۷ بحوالہ بخاری)

حدیث نمبر ۳...... حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو غلام جو اپنے مولیٰ کے غیر کو اپنا مولیٰ بتائے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور قیامت میں ان دونوں کی نہ کوئی فرض عبادت قبول ہوگی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۷ بحوالہ بخاری ومسلم وابوداؤد)

حدیث نمبر ٤...... حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے گنہگار ہونے کو یہی کافی ہے کہ آدمی اپنے نسب سے اظہار برأت کرتے ہوئے کسی دوسرے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۷ بحوالہ احمد وطبرانی)

حدیث نمبر ۵...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ میں پائی جائے گی۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۷۳)

حدیث نمبر ۶...... امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اس کا ہونا لوگوں کو معلوم و مشہور نہیں تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور جو نسب کا انکار کرے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۷۴ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

مسائل وفوائد...... مذکورہ بالا حدیثوں کو پڑھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو ہندو پاک میں خواہ مخواہ اپنے خاندان و نسب بدل کر کسی اونچے خاندان سے اپنا رشتہ نسب ملا لیتے ہیں۔ سینکڑوں ایسے ہیں جن کو سینکڑوں برس سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہ یہیں کے باشندے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد برسوں پہلے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تھے مگر آج کل وہ عربی نسل بن کر اپنے آپ کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم ان لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام اور جہنمی کام سے لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(٦٧) بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں اس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا، کپڑا اور خرچ اور بستر کا حق اور سب بیویوں کے پاس سونے میں بالکل برابری کرے۔ ہرگز ہرگز کسی بیوی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ورنہ گناہ میں مبتلا ہوگا اور جہنم کی سزا کا حقدار ہوگا اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز و نصیحت آمیز ہیں۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے حقوق ادا کرنے میں برابری نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ج۲ص۲۷۹ بحوالہ ترمذی و نسائی وغیرہ)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جائے تو قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے بدن کی ایک شق گری ہوئی ہوگی (یعنی جھکی اور مڑی ہوئی ہوگی)۔ (الترغیب والترہیب، ج۳ص۶۰ بحوالہ نسائی)

حدیث نمبر ۳...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عدل و انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے منبروں پر ہونگے اور جو لوگ اپنے فیصلوں میں اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب، ج۳ص۶۰ بحوالہ مسلم)

(٦٨) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کوئی چیز بائیں ہاتھ سے لینا دینا ممنوع ہے حدیثوں میں اس کی ممانعت ہے چنانچہ نیچے تحریر کی ہوئی حدیثوں کو بغور پڑھیے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کوء چیز کھائے نہ کچھ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بھی بیان کرتے ہیں کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے نہ دے۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳ ص ۱۳۷ بحوالہ مسلم وغیرہ)

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیئے اور داہنے ہاتھ سے ہر چیز دے اور لے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا لیتا اور دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص ۲۴۳)

مسائل وفوائد...... میں نے اکثر دیکھا ہے کہ دسترخوان پر بائیں ہاتھ سے لوگ اس خیال سے پانی پی لیا کرتے ہیں کہ گلاس میں جھوٹا نہ لگ جائے اسی طرح بعض لوگ چائے کا کپ تو داہنے ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں اور طشتری میں چائے ڈال کر بائیں ہاتھ سے چائے پیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے گلاس میں اگرچہ سالن وغیرہ لگ جائے مگر بہر حال پانی داہنے ہی ہاتھ سے پینا چاہئے اور چائے کا کپ بائیں ہاتھ میں لے کر ساسر (پرچ) میں لوٹ کر چائے داہنے ہی ہاتھ سے پینی چاہئے تا کہ شیطان کے طریقے سے بچیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ادا ہو۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(٦٩) کُتّا پالنا

شکار کرنے کیلئے، کھیتی کی حفاظت کیلئے، مویشیوں کی حفاظت کیلئے، مکان کی حفاظت کیلئے ان چار مقصدوں کیلئے کتا پالنا جائز ہے باقی ان کے سوا مثلاً کھیلنے کیلئے، دل بستگی اور تفریح کیلئے لڑانے یا دوڑانے کیلئے یا کسی اور کام کیلئے کتا پالنا ناجائز و ممنوع ہے چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث نمبر ۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شکار اور مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ (کسی فضول کام) کیلئے کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا۔ (الترغیب والترہیب، ج ۴ ص ۶۵ بحوالہ بخاری و مسلم

حدیث نمبر ۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا تو روزانہ اس کا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا۔ (الترغیب والترہیب، ج ۴ ص ۶۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۳...... حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے رُک گئے تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو آنے سے روک دیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔ (الترغیب والترہیب، ج ۴ ص ۶۸ بحوالہ احمد)

حدیث نمبر ۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ میں شب گزشتہ بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے میں یہ رُکاوٹ پڑ گئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں اور گھر کے اندر ایک پردہ تھا اس پر بھی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر کے اندر ایک کتا بھی تھا تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں اور پردے کے بارے میں یہ حکم دے دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر دو مسندیں بنالی جائیں جو زمین میں پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں اور حکم دے دیجئے کہ کتا مکان سے نکال دیا جائے (یہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کتا تھا جو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے تھا چنانچہ کتا نکال دیا گیا)۔ (الترغیب والترہیب، ج ۴ ص ۶۹ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

مسائل و فوائد...... کاشانہ نبوت میں حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کتے اور تصویروں کا موجود رہنا اس وقت تھا جبکہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رہنا حرام نہیں ہوا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اسی واقعہ کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکان میں رکھنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔ اس ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ مکان یا کپڑوں پر کسی جاندار کی تصویر رکھے۔ اسی طرح شکار کیلئے اور کھیتی و مکان کی حفاظت کیلئے کتا پالنا شریعت میں جائز ہے۔ باقی ان کے سوا دوسری تمام صورتوں میں کتوں کا پالنا جائز نہیں ہے، لہٰذا مسلمانوں کو ان خلافِ شرع کاموں سے بچنا لازم ہے کیونکہ شریعت ہی مسلمانوں کیلئے دونوں جہانوں میں صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہے مغربی تہذیب کے دلدادوں کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی چاہئے جو کتوں کو اپنی اولاد کی طرح پالتے اور گود میں لئے پھرتے ہیں بلکہ جوشِ محبت میں کتوں کا منہ چومتے رہتے ہیں۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

(۷۰) بلا ضرورت بھیک مانگنا

بلاضرورت محض اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اور حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔ چند حدیثیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں چنانچہ

حدیث نمبر ۱......حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے قبیصہ! مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کیلئے دُرست و حلال نہیں۔ ایک تو وہ شخص کہ اس نے کسی کی ضمانت لی ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کرے۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا تو اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اپنے سامانِ زندگی کو دُرست کرنے کیلئے بقدرِ ضرورت بھیک مانگ سکتا ہے۔ تیسرا وہ جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک کہ تین آدمی جو عقل مند ہوں اس کی قوم میں سے اُٹھ کر یہ کہہ دیں کہ یقیناً یہ شخص فاقہ کشی میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ شخص زندگی کے گزارہ بھر بقدرِ حاجت بھیک مانگ سکتا ہے۔ ان تین شخصوں کے علاوہ جو بھیک مانگے اور دوسروں سے مال کا سوال کرے تو اے قبیصہ! وہ مال حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۲ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سمجھ لینا چاہیے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۲ بحوالہ مسلم)

حدیث نمبر ۳......حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مال مانگا تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر بھی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرما دیا اور مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے (یعنی بہت مرغوب و پسندیدہ چیز ہے) تو جو آدمی اس کو اپنے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا اس مال میں برکت ہوگی اور جو نفس کی لالچ کیساتھ اس کو لے گا اس مال میں برکت نہیں ہوگی اور اس کی مثال یہ ہوگی کہ کوئی کھاتا ہے اور آسودہ نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں آپ کے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں گا۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ٤......حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بچالے گا اور جو مالداری ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنادے گا، جو صابر بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنادے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں جو کسی کو دیا گیا ہو۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ٥......حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سوال سے مستغنی ہو اور پھر اسکے باوجود بھیک مانگے تو وہ جہنم کی بہت زیادہ آگ مانگ رہا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد)

حدیث نمبر ٦......حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تو میں اس کیلئے جنت دِلانے کا ضامن ہوں۔ یہ سن کر حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات کی ضمانت لیتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

حدیث نمبر ٧......حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ تم میں کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگے کہ کوئی اس کو دے گا اور کوئی منع کردے گا۔ (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۲ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد......خلاصہ کلام یہ ہے کہ بلاضرورت لوگوں سے مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اس زمانے میں کچھ لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے حالانکہ وہ لوگ مستغنی اور غنی ہیں ان لوگوں کو مذکورہ بالا فرامین نبوت سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ وہ لوگ بھیک مانگ مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم کا انگارہ جمع کر رہے ہیں۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

قارئین و مریدین کیلئے ضروری ہدایات

۱ ...... مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ علماء حرمین شریفین کا مذہب ہے۔ سنیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی، قادیانی، نیچری وغیرہ ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دِینی دشمن اور مخالف جانیں نہ ان کی باتوں کو سنیں نہ کی صحبت میں بیٹھیں ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز کوئی عقل مند نہیں جاسکتا اور دین وایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے لہٰذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جدو جہد اور کوشش فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت اور زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں اور دین وایمان سے آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے اسی لئے جان و مال اور دنیاوی عزت سے بڑھ کر دین وایمان کی حفاظت کا سامان بے حد ضروری ہے۔

۲ ...... نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کچھ کام نہیں۔ یادرکھو کہ بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نماز نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑ دے وہ بے نمازی ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب ایک وقت کی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری اور پرلے سرے کی نادانی وگناہِ کبیرہ ہے جو جہنم میں لے جانے والی ہے کوئی آقا یہاں تک کے کافر کا بھی اگر نوکر ہو تو وہ اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی آقا اپنے نوکر کو نماز سے منع کرے تو ایسی نوکری ہی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ روزی میں برکت نہیں لاسکتا۔ یادرکھو کہ رزق اور روزی دینا اس کا کام ہے جس نے نماز فرض کی ہے لہٰذا اس رزاق مطلق پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی کا ذریعہ ایسی ہی نوکری اور ملازمت کو بنانا لازم ہے کہ جس میں خدا (عزّ وجل) کے فرائض کو چھوڑنا نہ پڑے ورنہ سخت عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

۳ ...... جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہیں سب کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں اور ان سب کو بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کریں اور اس میں ہرگز ہرگز کاہلی نہ کریں کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا جب چند نمازیں قضا ہوئی ہوں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو اس قضا کو پڑھتے وقت ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فرض جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی نیت کرتا ہوں اسی طرح باقی نمازوں میں جو سب سے پہلی ہے اس کی نیت کریں اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کر کے سب نمازوں کو پوری کرلیں۔ یادرکھو کہ قضا میں فقط فرضوں اور وتروں یعنی ہر دن اور ہر رات کی صرف بیس رکعت ادا کی جاتی ہے۔ سنتوں اور نفلوں کو قضا میں پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

٤...... جتنے روزے قضا ہوئے ہیں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لئے جائیں کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں لہٰذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں۔

٥...... جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں اور جتنے برسوں کی زکوٰۃ نہ دی ہو فوراً حساب کر کے ان سب کو ادا کریں ہر سال کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی دے دیا کریں سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر لگانا گناہ ہے اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع سال ہی سے رفتہ رفتہ زکوٰۃ دیتے رہیں اور سال پورا ہونے پر حساب کریں اگر پوری ادا ہوگئی ہو تو بہتر ہے ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ رقم نکل گئی ہو تو اس کو آئندہ سال میں جمع کر لیں۔

٦...... صاحبِ استطاعت پر حج فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا: ومن کفر فان اللہ غنی عن العٰلمین یعنی جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تارکِ حج کے بارے میں فرمایا کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

شجرہ شریف میں لکھی ہوئی ہدایت پر ضرور عمل کرتے رہیں اور روزانہ ایک بار شجرہ شریف پڑھ کر پیران کبار کو فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجلّ دین و دنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

براؤں شریف ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ